



دیوانِ سالک

نعتوں کا حسین گلدستہ

مفسر شہیر حکیم الامت

مفتی احمد یار خان
علیہ الرحمہ

رازق ہے مور و مگس کا تو غفار ہے نیک و بد کا تو
 ہے سب پر تیری جود و عطا سبحان اللہ سبحان اللہ
 ہم عیبی ہیں ستار ہے تو ہم مجرم ہیں غفار ہے تو
 بدکاروں پر بھی ایسی عطا سبحان اللہ سبحان اللہ
 تیرے عشق میں رئے مرغ سحر تیرا نام ہے مرہم زخم جگر
 تیرے نام پہ میری جان فدا سبحان اللہ سبحان اللہ
 یہ سالک مجرم آیا ہے اور خالی جھولی لایا ہے
 دے صدقہ رحمت عالم کا سبحان اللہ سبحان اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 ذَحَّ سَدَا وَنَصَلِّ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

① نعت شریف

زمانہ نے زمانہ میں سخی ایسا کہیں دیکھا
 لبوں پر جس کے سائل نے نہیں آتے نہیں دیکھا
 مصیبت میں جو کام آئے گنہگاروں کو بخشائے
 وہ اک فخرِ رسل محبوبِ رب العالمین دیکھا
 بنایا جس نے بگڑوں کو سنبھالا جس نے گرتوں کو
 وہ ہی حلالِ مشکل رحمتِ للعالمین دیکھا
 وہ ہادی جس نے دنیا کو خدا والا بنا ڈالا
 دلوں کو جس نے چمکایا عرب کا مہ جیسیں دیکھا

۱۵ اسلام سے پہلے ملک عرب اخلاقی اور تمدنی حیثیت سے تمام دنیا سے زیادہ بگڑا ہوا تھا۔

(باقی حاشیہ صفحہ ۵ پر)

بسے جو فرشتے پر اور پریشانی تک اس کی حکومت ہو
وہ سلطانِ جہاں طیبہ کا اک ناقہ نشین دیکھا
وہ آقا جو کہ خود کھائے کھجوریں اور غلاموں کو
کھلائے نعمتیں دنیا کی کب ایسا کہیں دیکھا
کھلا عالم سی شے محضی رہے اس چشمِ حق میں سے
کہ جس نے خالقِ عالم کو بے شک بالیقین دیکھا
مسلمانی کا دعوے اور پھر تو بہن سرور کی
زمانہ — زمانہ بھر میں کب ایسا لعیں دیکھا
ہولب پر امتی جس کے کہیں جب اتنا نفسی
دو عالم نے اُسے سالک نسیف المذنبین دیکھا

۲) لغت شریف

خوفِ گنہ میں مجرم ہے آبِ آب کیسا
مجرم ہوں رو سید ہوں اور لائقِ تزاہوں
سورج میں نور تیرا جلوہ تیرا تیر میں
جب رب ہے مصطفیٰ کا پھر اضطراب کیسا
لیکن حبیب کا ہوں مجھ پر غتاب کیسا
ظاہر تو اس قدر ہے اسپر حجاب کیسا

(غزنیہ حاشیہ صفحہ ۴۲) دیوان کے باشندے انسانیت کھو چکے تھے۔ آقائے دو جہاں نے صرف ۲۳ سال
میں تمام ملک کی حالت پلٹ دی۔ چوروں کو پرہیزگارت پرستوں کو خدا پرست اور جیوانوں کو خدا گر بنا دیا۔
۱۷ صفحہ گزشتہ) آسمان کا سورج صرف سامنے والی چیز کو چمکانا ہے۔ مگر بدینہ کے سورج نے ہر طرف
اور ہر زمانہ کے لوگوں کو ہر طرح چمکایا۔ (۱۷ صفحہ ہذا) حضور کی سخاوت کا یہ عالم کہ ایک صحابی کے کعبت
میں لمبی لکڑی پیدا ہوئی وہ سرکار کی خدمت میں لائے انعام میں ایک لپ بھر سونا عطا ہوا مگر اپنی زندگی پاک
کا یہ حال کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ ہمارے گھر میں دو دو ماہ تک آگ نہ جلنی
تھی صرف پانی اور کھجوریں پر گزار تھی ۱۷ غیبوں کی غیب ذاتِ الہی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نمائے بیدار
فرما دیں تو زبا یا جائے کن تیرائی جب حضور نے رب ہی کو دیکھا تو عالم کیا محضی رہے۔

داہان مصطفیٰ ہے مجرم مجل رہے ہیں
مصدق کی پہلی شب دوپہا کی دید کی شب
دارالاماں میں پہنچے خوفِ عذاب کیسا
پڑھنا تھا جس کا کلمہ پایا انہیں تکبر و
اس شب پہ عیدِ قربان اس کا جواب کیسا
سوالک کو بخش یارب گولائقِ مزار ہے
وہ کس حساب میں ہے اس کا حساب کیسا

لغت شریف (۳)

نورِ حق جلوہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا
یارِ با جس نے کہا تھا انا بشر اس نے
شکلِ انسان میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا
بکریاں جس نے چرائی تھیں حلیمہ تیری
من دانی بھی کہا تھا مجھے معلوم نہ تھا
جس نے اُمت کیلئے رد کے گزاریں رایتیں
عیش پردہ ہی گیا مجھے معلوم نہ تھا
چاند اس سے پڑا تکم سے سوچ لوٹا
وہ ہی محبوبِ خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
منظرِ ذاتِ خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

دیکھا جب قبر میں اس پر نشین کو تو کھلا
دل سالک میں رہا تھا مجھے معلوم نہ تھا۔

خاکِ مدینہ ہوتی میں خاکسار ہوتا
آقا اگر کرم سے طیبہ مجھے بلاتے
ہوتی رہِ مدینہ میرا غبار ہوتا
وہ بکسیوں کے آقا بے کس کو گر بلاتے
روشنہ پر سدا ہوتا ان پر نثار ہوتا
طیبہ میں گر بسیر دو گز زمین ہوتی
کیوں سب کی ٹھوکروں پر پڑ کر وہ توار ہوتا
ان کے قریب استادل کو قرار ہوتا
گر ان کی رہ گزر پر میرا مزار ہوتا
مڑٹ کے خراب گئی مٹی میری ٹمکانے

۱۔ مشہور ہے کہ قبرِ نبویؐ پہلی رات بھاری ہے مگر اس میں عرض ہے کہ وہ تو دوپہا یعنی
محمد ﷺ کی دیدار کی پہلی رات ہے۔ وہ تو گویا شبِ عروسی ہے کہ نیکو بن ذاتِ
پاک کا بیدار کرنا چاہتے ہیں۔ مَا كُنْتَ آتُونَ فِي هَذِهِ الرَّجُلِ اللَّهُ تَعَالَى خَاتَمُ الْبَشَرِ
نصیب فرمائے۔ آمین

یہ آرزو ہے دل کی ہو تا وہ سبز گنبد اور میں غبار بن کر اس پر تشار ہوتا
بے چین دل کو اب تک سمجھا بچھا کے رکھا مگر اب تو اس سے آقا نہیں انتظار ہوتا

سالک ہوئے ہم ان کے وہ بھی ہوئے ہم سے
دل مضرب کو لیکن نہیں اعتبار ہوتا

۴) لغت شریف

ہم گو میں برے قسمت ہے بھلی جب پشت پناہ ان کا سا پایا
وہ جس کو ملے دن اس کے پیرے جو انہیں پایا تو خدا پایا
معراج کو شب ہمراہ ہیں سب سدرہ آبیہ کوئی نہ رہا
سدرے سے بڑھے جبریل رہتے تھا ہیں جو عرش خدا پایا
جبریل کی آنکھوں سے پوچھو اسے چشم حقیقت میں کہ تو
انہیں فرشتہ پہ تو نے کیا دیکھا سدرے سے بڑھے تو کیا پایا
وہ جس کو ملے ایمان ملا ایمان تو کیا رحمان ملا
قرآن بھی جب ہی ہاتھ آیا جب دل نے وہ نور مدہا پایا
بے منہلی حق کے منظر ہو پھر مثل تھا سا کیوں کر ہوا
نہیں کوئی تمہارا ہم پلہ نہ تیرا کوئی ہم پایا
نہیں جلوہ میں ان کے یکراہی کوئی آقا کے کوئی بھائی
مومن سمجھا بندہ پرور اندھوں نے محض بندہ پایا

۱۔ یعنی ابھی دل کو اعتبار نہیں کہ ہم ان کے موٹھی گئے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ خانمہ کی خبر نہیں۔
۲۔ معراج میں حضور کی مثال سورج کی سی تھی کہ جس قدر چڑھتا ہے نور بڑھتا ہے۔ اسی لئے
معراج رات و نیا دلوں کی گماہ میں طاقت دیدار نہ تھی ملا کہ بھی کچھ مدد نہ کی ساتھ رہ سکے۔
۳۔ بڑھے فرشتہ حضرت جبریل بھی آخر کار تابش انوار کی تاب نہ لاسکے۔ سدرہ پر چڑھے۔

ارشاد ہوا سورج لوٹا، پایا جو اشارہ چاند چیرا
 بادل رُم جھم رُم جھم برسا جب حکم حبیبِ خدا پایا
 تم ہی تو ہو وحدت کے منظر تم ہی تو ہو کثرت کے مصدر
 ہے قبیلہ حاجات آپ کا در کعبہ نے تمہیں کعبہ پایا
 ستار میرے قربان تیرے دنیا میں تو میرے عیب ٹھکے
 محشر میں بھی عزت رکھ لینا تم سناہ کوئی اپنا پایا
 صرف ایک پیالہ پانی ہے اور پینے والے چودہ سو
 اس وقت ان کی ہر انگلی سے پانی کا رواں چشمہ پایا
 جابر کے گھر تھوڑے جو پر مہمان کیا سارا لشکر
 سب سیر ہوئے لیکن کھانا جو پہلے تھا ویسا پایا
 اب تک تو کھلائے لقمہ تراب چھوڑ کے درہم جاؤں گھر
 پر سمش ہے جہاں ناکاروں کی وہ آپ کا دروازہ پایا
 دنیا سے بچا لو سالک کو کام اپنی رضا کے اس سے لے لو
 اک یہ ہی تمنا باقی ہے اب تک تو جو کچھ مانگا پایا!

لے مثل ہے ایسا راجحشم جنوں باید دیدگر مصطفیٰ راجحشم صدیق باید دید ابو جہل نے جہالت کی آنکھ سے دیکھ کر کہا کہ
 معاذ اللہ آپ حسین نہیں صدیق نے ایمانی نگاہ سے دیکھ کر جمالِ مصطفیٰ کے سامنے آفتاب کی کوئی حقیقت
 نہیں ہی آج حال ہے مومن کہتا ہے کہ ہم اپنے کو سگ بارگاہ کہیں تو بھی بے ادبی ہے وہ پانی کتا ہے نہ تو ہمارے
 بھائی ہیں لے خیر میں حضرت علی نے حضور کی نیند پر نماز قربان کر دی تو حضور نے ڈوبا ہوا سورج ان کیلئے واپس
 فرمایا ایک بار تخط سالی بڑی تو ممبر پر دعا فرمائی خطبہ ختم نہ ہوا تھا کہ پانی برسا شروع ہوا پھر جس طرف اشارہ کیا اُدھر
 ہی بار بار برسا لے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا نوس من اللہ وکل خلق من نوری حضور تو ذات
 باری سے بلا واسطہ مستفیض اور تمام خلق حضور سے فیض یاب (صلی اللہ علیہ وسلم) لے ایک جنگ میں چودہ سو
 مسلمان پیاسے تھے پانی دُور دور نہ تھا پیالہ بھر پانی لشکر میں سے جمع کر کے اس میں ہاتھ رکھا۔ انگلیوں
 سے پانی جاری ہوا تمام سیر ہوئے لے غزوہ خندق میں حضرت جابر نے ساٹھے چار سیر جو کی روٹی اور
 بکری کے بچہ کا گوشت پکایا تمام لشکر نے حضور کی برکت سے کھانا کھا یا مگر کھانا اسی طرح باقی رہا

۵ درود شریف

جن کا لقب مصطفیٰ صلی علی محمد
روح الایمن تو تھک اور وہ عرش تک
خلد بریں ہر جگہ نام شہ انام ہے
دھوم ہے ان کی چار سو ذکر ہے انکا کو بکو
جو ہو مریض لا دو یا کسی غم میں مبتلا
مشکلیں انکی حل ہوئیں قسمتیں ان کی کھل گئیں
شدت جانکنی ہو جب نزع کی جب کوشمکش
قبر میں جب فرشتے آئیں شکل خدا تا دکھائیں
لاج گتہ کار کی آپ کے ہاتھ میں ہے نبی

ان سے ہمیں خدا بلا صل علی محمد
عرش بریں پکار اٹھا صل علی محمد
خلد ہے ملک آپ کا صل علی محمد
منظر ذات کبیرا صل علی محمد
صبح و مسا پڑھے سدا صل علی محمد
درد جنہوں نے کر لیا صل علی محمد
ورد زیاں ہو یا خدا صل علی محمد
پڑھنا اٹھوں میں یا خدا صل علی محمد
بدھے گئے ہے آپ کا صل علی محمد

حشر میں سالک حزیں تھام کے دامن نبی
عرض کرے یہ بر ملا صل علی محمد

۶ ترانہ ولادت

ماہ ربیع الاول آیا رب کی رحمت ساتھ میں لایا
وقت مبارک رات سہانی صبح کا ترن کا ہے نورانی

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر جگہ جلوہ گر ہیں حجاب ہماری آنکھوں پر ہے نیکرین اسی حجاب کو اٹھا
دیتے ہیں اور جلوہ دکھا کر پوچھتے ہیں کہ ان کو پہچانو اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ نہیں۔ تو
التمیحات میں السلام علیک ایہا النبیؐ میں خطاب کیوں ہے۔
شیخ عبدالحمز نے اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ نمازی التمیحات میں سمجھے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم قلب میں جلوہ گر ہیں ایک ہی ذنبت میں چند جگہ آدمی دفن ہوتے ہیں اور سوال کے لئے رب
کو زیارت جمال مصطفیٰ کرائی جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ ہر جگہ جلوہ گری ہے یہ

پیر کا دن تاریخ ہے بارہ
 آج کی رات برات رچی ہے
 گھر میں حوریں در پہ ملک ہیں
 ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آیا
 لودہ اب اٹھی گرد سواری
 باغِ تحلیل کا وہ گلِ زریبا
 رحمتِ عالم نورِ مجسم
 تم بھی اٹھو اب وقت ادب سے،
 تخت ہے اُن کا تاج ہے اُنکا
 جنّ و ملک ہیں انکے سپاہی
 اونچے اونچے یہاں بھکتے ہیں
 شاہِ دگدا ہیں ان کے سلامی
 کعبہ کی زینت انہی کے دم سے
 کعبہ ہی کیا ہے سائے جہاں میں
 آمنہ بی کو لعل مبارک
 تم کو خلیل اللہ مبارک
 دان کرو کچھ جشن ہے بھاری
 در پہ ہیں حاضر اپنے پرانے
 ہم تو پرانے کین ہیں ور کے
 فرش پہ چمکا عرشِ تارہ
 آمنہ کے گھر دھوم مچی ہے
 جن کی قطاریں تابہ فلک ہیں
 شورِ حیا اک صلّ علی کا
 پیدا ہوئے محبوب باری
 کشتِ صفی کا نخلِ تمت
 صلی اللہ علیہم وسلم
 ذکرِ ولادتِ شادِ عرب ہے
 دونوں جہاں میں راج ہے ان کا
 رب کی خدائی میں ان کی شاہی
 سارے انہی کا منہ تکنتے ہیں
 فخر ہے سب کو ان کی خلائی
 طیبہ کی رونق ان کے قدم سے
 دھوم ہے ان کی کون دکان میں
 دانیِ حلیمہ کو بال مبارک
 تم کو ذبیح اللہ مبارک
 در پہ کھڑے ہیں سائے بھکاری
 آپ کے دم سے آس لگائے
 نام رکھے ہیں پدر مادر کے

چشمِ کرم اللہ ادرہ ہو
 سالکِ خستہ پر بھی نظر ہو



سلام (۷)

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوة اللہ علیک
 آج وہ تشریف لایا جس نے روتوں کو ہنسیا
 جس نے جلتوں کو بچھایا جس نے بگڑوں کو بنایا
 عرشِ عظیم کا ستارہ فرش والوں کا سہارا
 آمنہ بی کا دولا را حق تعالیٰ کا پیارا
 دو جہاں کا راج والا تخت والا تاج والا!
 بے کسوں کی لالچ والا ساری دنیا کا اُجالا
 تم بہارِ باغِ عالم، تم توید ابنِ مریم!
 تم پہ قربان سارا عالم آدم و اولادِ عالم
 تم بناءِ دوسرا ہو کعبہ والے کی دعا ہو
 تم ہی سب کے مدعی ہو جان نہ کیوں تم پر فدا ہو
 آپ ہیں وحدت کے منظر آپ ہیں کثرت کے مصدر
 آپ اول آپ آخر قبلہ دل آپ کا در
 آپ کے ہو کر جئیں ہم نام نامی پہ سر پہ ہم
 جب قیامت میں اٹھیں ہم عرض اس طرح کریں ہم
 عرض ہے سالک کی آقا جانکنی کا ہو یہ نقشہ ؟
 سامنے ہو پاک روضہ اور لبوں پر ہو یہ کلمہ

کلمہ تشریف (۸)

خالق کل اے رب علی شکر تیرا کیوں کر ہو ادا
 ہم کو وہ محبوب دیا رتبہ جس کا سب سے سوا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 کیوں خاموش ہوا ہلِ صفا
 یعنی آج ہوئے پیدا
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 قاسمِ نعمت آ پہنچے
 ولے اُمت آ پہنچے
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 جن کی خلیلِ دعا مانگیں
 جن کی گواہی پتھر دیں
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 آج تو زنگِ حلدین
 کعبہ بھی سجدے کو جھکا
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 آمنہ بی کو مبارک ہو
 ہم کو مبارک اور تم کو
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 منکر اور نکیر جب آئیں
 چہرہٴ نور جب دکھلائیں
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 سالکِ خستہ کی آفت
 جو اس محفل میں آیا
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 لہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنا کر دعا کی کہ الہی اس شہر میں ایک نبی پیدا فرما۔ حضور فرماتے
 ہیں کہ میں بشارت عیسیٰ اور دعائے خلیل ہوں علیم الصلوٰۃ والسلام۔

لہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنا کر دعا کی کہ الہی اس شہر میں ایک نبی پیدا فرما۔ حضور فرماتے
 ہیں کہ میں بشارت عیسیٰ اور دعائے خلیل ہوں علیم الصلوٰۃ والسلام۔

⑨ نصیب

نصیب چمکے ہیں فرشتیوں کے کہ عرش کے چاند آ رہے ہیں
 جھلک سے جن کی فلک ہے روشن وہ شمس تشریف لائے ہیں
 زمانہ پلٹا ہے رت بھی بدلی فلک پہ چھپائی ہوئی ہے بدلی
 تمام جنگل بھرے ہیں جل تھل ہرے چمن لہلہا رہے ہیں
 ہیں وجد میں آج ڈالیاں کیوں یہ رقص تپوں کو کیوں ہے شاید
 بہار آئی یہ منزدہ لائی کہ حق کے محبوب آ رہے ہیں
 خوشی میں سب کی کھلی ہیں باچھیں رچی ہے شادی مچی ہیں دھو میں
 چرند ادھر کھلکھلا رہے ہیں پرند ادھر چھچھا رہے ہیں
 نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول
 سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں مناسے ہیں
 شب ولادت میں سب سماں نہ کیوں کریں جان دمال قرباں
 ابولہب جیسے سخت کافر خوشی میں جب فیض پا رہے ہیں
 زمانہ بھر میں یہ قاعدہ ہے کہ جس کا کھانا اسی کا گانا
 تو نعمتیں جن کی کھا رہے ہیں انہیں کے ہم کیت گارہے ہیں
 جیب حق ہیں خدا کی نعمت **بِنِعْمَتِهِ رَبِّاتٌ فَحَدِّثُ**
 خدا کے فرمان پر عمل ہے جو بزم مولد سجا رہے ہیں

شب ولادت میں ملائکہ نوردرد و لذت پر کھڑے تھے مگر شیطان رنج و غم سے مارا مارا پھرا تھا۔
 وقت قیام میلاد کوئی تو خوش ہوتا ہے اور کوئی جلتا اور بھاگتا ہے لہذا ابولہب نے اپنی لونڈی کو آزاد
 کر دیا تھا جس نے اسے ولادت مصطفیٰ کی خوشخبری کی تھی اس کو کسی نے بعد موت خواب میں دیکھا پوچھا
 کیا حال ہے؟ کہا سخت عذاب میں ہوں گرد و شنبہ کو کچھ بھینٹ رہتی ہے اسی خوشی کی برکت سے،
 اس میں میلاد والوں کو خزرہ عظیم ہے لہذا دوستان را کجا کنی محرم کہ تو یاد شمتاں نظر داری
 قرآن کریم فرماتا ہے **وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو حضور سے
 بڑھ کر کوئی نعمت نہیں کہ سب فانی یہ باقی اور سب اسکے طفیل میں تو انکی دلالت کا چرچا حکم قرآنی ہے

تبار کب اللہ حکومت ان کی زمین تو کیا شے سے آسماں پر
 کیا ایشائے سے چاند کھڑے چھپا ہوا خورہ بلیا ہے ہیں
 میں تیرے صدقہ زمین طیبہ نہ نہ کیوں کچھ نہ ہو زمانہ
 کہ جن کی خاطر بنا زمانہ وہ مجھ میں آرام پار ہے ہیں
 ہیں جیتے جی کے یہ سارے جھگڑے محی جو آنکھیں تمام چھوٹے
 کریم جلوہ دہاں دکھانا جہاں کہ سب منہ چھپا رہے ہیں
 جو قبر میں اپنی ان کو پاؤں پکڑے کے دامن مچل ہی جاؤں
 جو دل میں رہ کے چھپے تھے مجھ سے وہ آج جلوہ دکھا ہے ہیں
 نکیر و سچا پتا ہوں ان کو یہ میرے آقا یہ میرے داتا
 مگر تم ان سے اتنا تو پوچھو یہ مجھ کو اپنا بتا رہے ہیں
 خدا کے وہ ہیں خدائی ان کی رب ان کا مولادہ سب کے آقا
 نہیں خدا تک رسائی ان کی جو ان سے نا آشنا رہے ہیں
 تمام دنیا ہے ملک جن کی ہے جو کی روٹی خوراک ان کی
 کبھی کبھو روں پر ہے گزارا کبھی چھوارے ہی کھا رہے ہیں
 پھنسا ہے بحرالم میں بیڑا پئے خدا نا خدا سہارا
 اکیلا سالک ہمیں رب مخالف ہوم دنیا ستا ہے ہیں

۱۰۔ لغت شریف

بمخدا خدا سے ہے وہ جدا جو حبیبِ حق پر خدا نہیں
 وہ بشر ہے دین سے بے خبر جو رہ نہی میں گمان نہیں
 اُسے ڈھونڈے کیوں کوئی دریدر وہ ہیں جان سے بھی قریب
 وہ نہاں بھی ہے وہ عیاں بھی ہے وہ چنیں بھی وہ چنیں بھی ہے
 وہی جب بھی تھا وہی اب بھی ہے وہ چھپا ہے پھر بھی چھپا نہیں

لہ قرآن میں ہے اَلنَّبِيُّ اَوْلىٰ بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفْسِهِمْ ذٰلِكَ مَثَلُ نَبِيِّ مُحَمَّدٍ كِي جَان سے يادہ قریب
 ہیں فاسم نا تو نوی صاحب نے تحذیر الناس میں اؤلیٰ کے معنی قریب کہ ہیں زیادہ قریب چیر بھی چھپ
 جاتی ہے جیسے کہ جان اور آنکھ خود آنکھ سے چھپی ہے یہ لہ حضرت شیخ نے مدارج کے اول

(باقی حاشیہ صفحہ ۱۵ پر)

تیری ذات میں جو فنا ہوا وہ فنا سے تو کا عدد بنا
جو اسے مٹائے وہ خود مٹے وہ ہے باقی اس کو فنا نہیں
دو جہاں میں سب پہ ہیں وہ عیاں دو جہاں پھر افسے ہوں کہیں نہاں
وہ کسی سے جبکہ نہیں چھپے تو کوئی بھی ان سے چھپا نہیں
ہر اک ان سے ہے ہر اک میں ہیں وہ ہیں ایک علم حساب کے
کو بنے دو جہاں کی وہی بنا وہ نہیں جو ان سے بنا نہیں
کوئی مثل ان کا ہو کس طرح وہ ہیں سب کے مبداء و منتہا
نہیں دوسرے کی جگہ یہاں کہ یہ وصف ڈو کو بلا نہیں
تیرے در کو چھوڑ کر دھڑ بھڑول تیرا ہو کے کس کا میں متہ تکوں
تو غنی ہے سب تیرے در کے سگ وہ نہیں جو تیرا گدا نہیں
کر و لطف تجھ یہ خسروا کہ چھڑا دو غیر کا آ سرا
نہ تکوں کسی کو تیرے سوا کہ کسی سے میرا کھلا نہیں
کوئی تجھ سے بچ کے کہاں ہے تیرا ملک چھوڑ کہاں بسے
تو حبیب رب تیری ملک سب جہاں تو نہ ہو کوئی جا نہیں
یہ تمہارا سالک ہے تو امرض گناہ میں سے مبتلا
تم ہی اس پرے کو کرو بھلا کہ کوئی تمہارے سوا نہیں

رہنمائی حاشیہ صفحہ ۱۴) کہ ہُوَ الْاَدَلُّ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ حضور کی نعت بھی ہے کہ حضور
ظاہر بھی ہیں اور چھپے بھی ۹ کے عدد میں دو یا تین عجیب ہیں اولاً یہ کہ ایک سے آٹھ تک کی اکائیاں
کناروں کی دو دو ملاؤ ۹ بنیں گے مثلاً ۱-۸-۲ اور ۲-۶-۴ اور ۳-۵-۹ ہونگے۔ دوم سائے ۹ کے
پہاڑے میں ہر جگہ ۹ بنے گا ۹ دونی ۱۸-۹ تباہ ۲۷-۹ جو کہ ۳۶-۹ پنجہ ۴۵ ان سب میں کتبوتی اکائی دہائی کو
ملاؤ ۹ حاصل ہونگے اسی طرح ۱۲ نوں ۱۰۸ ۱۳ نوں ۱۷۱ ۱۴ نوں ۱۹۶ سب میں ۹ بنیں گے کہ حضور کو لکڑیاں کنگر
جانور سب چپاتے ہیں تو حضور کسی کو کیوں نہ چپائیں حضور علیہ السلام بھی، قبا منک کی ہر چیز کو چپاتے ہیں
لہذا نشہ صفحہ (۱۵) لے حضور علیہ السلام تمام چیزوں کی اصل ہیں و کُلُّ الْخَلْقِ مِنْ تُوْرِيْ اور اصل
اپنی فروع میں مصدر مستقفات میں ایک تمام اعداد میں موجود اسی لئے حضور تمام میں موجود ہے حضور کا مثل
محال کیونکہ حضور سب سے اول بھی ہیں اور سب سے آخر بھی ہُوَ الْاَدَلُّ وَالْاٰخِرُ اور سب سے پہلا اور سب سے کچھلا ایک ہی ہے

نعت شریف

۱۱

تم ہی تو ایک آس ہو قلب گنہگار میں
 سنتا ہوں مجھ کو دیکھنے آئینے وہ مزار میں
 ہے اسی زینت میں مزار جو ہو دیارِ بار میں
 خشک زمیں کے دن پھر جان پڑی بہار میں
 پھر ہو وہی چہل پہل اُجڑے ہوئے دیار میں
 اُن سے پھرے جہاں پھرا آئی گی دستار میں
 اک تیرے دم کی آس ہے قلب سیاہ کار میں
 در نہ دھرا ہوا تھا کیا مٹھی بھر اس غبار میں
 اس کا تو ہی ہے چارہ گر آئے تم سے جو ار میں
 سلسلے دونوں چار چار لطف عجیب چار میں
 چار کا سارا ماجرا ختم ہے چار بار میں
 دل کا خدا بھلا کرے یہ نہیں احتیاب میں
 دیکھ لو جلوہ نبی شیشہ چار بار میں

تمہی ہو چین اور قرار دل بے قرار میں
 روح نہ کیوں ہو مضطربت کے انتظار میں
 خاک ایسی زندگی وہ کہیں درہم کہیں
 بارش فیض سے ہوئی کشتِ عمل ہری بھری
 دل میں جو آکر تم رہو سینے میں تم اگر لبو
 ان کے جو ہم غلام تھے خلق کے پیشوا ہے
 قبر کی موتی رات ہے کوئی نہ آس پاس ہے
 فیض نے تیرے بانی کر دیا مجھ کو کیا سے کیا
 جس کی نہ لے کوئی خبر بند ہوں جس پہ سے در
 چار رسل فرشتے چار چار کتب ہیں دین چار
 آتش و آب خاک و دان سبھی رجا ہے نبات
 سر تو سوئے حرم جب کا دل سوئے گوئے مصطفیٰ
 اس پہ گواہ ہو اللہ الذی شیشہ حق نما نبی

رفیقہ حاشیہ (۱۵) ہو سکتا ہے لہ قرآن فرمانا ہے اَعْنَاهُ اللَّهُ وَمَنْ سَوَّلْنَا مِنْ فَضْلِهِ اللَّهُ سَوَّلَ لَنَا
 ان کو اپنے فضل سے غنی کر دیا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود غنی نہیں تو سب کو غنی کس طرح فرماتے ہیں۔
 ع۔ دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں (حاشیہ صفحہ ۱۶) لہ بڑے فرشتے چار میں جبرائیل میکائیل
 اسرافیل عزرائیل علیہم السلام۔ آسمانی کتابیں چار نورانہ زبور انجیل قرآن طریقت اور شریعت دونوں کے چار
 چار سلسلہ ہیں حنفی مالکی شافعی حنبلی اور حشیتی قادری نقشبندی سرسری لہ پہلے نبی حضرت آدم جن کی ترکیب
 آگ پانی ہوا اور مٹی سے ہوئی حضور پر دو زینت ختم ہو کر سلسلہ ولایت باقی رہا اس مناسبت سے چار بار
 ہونے چاہیے تھے لہ آیت ہو اللہ الذی میں رب نے اپنی سچان بنو سبط مصطفیٰ علیہ السلام کرائی۔
 اور سچان مصطفیٰ خلفائے راشدین کے ذریعہ کرائی۔ شیعہ مصطفوی ایک ہے اور چار بار اس
 کے رنگ برنگ چار شیشے ہیں کہ شیعہ مصطفوی فاروقی صدیقی حیدری رنگوں میں نظر آتی ہے۔

سالکِ روسیہ کا منہ دعویٰ عشقِ مصطفیٰ پائے جو خدمتِ بلال آئے کسی شمار میں

نعت شریف (۱۲)

حق جس کے چہرے سے عیاں وہ حق نمایاں ہے
جنکی دہک پھولوں میں ہے وہ لقا ہی نہیں
وہ ان کے دامن میں چھپے شکر کشتا ہی نہیں
گائے ہیں جن کے گیت سب صبحِ مسابہی نہیں
ہیں حسن کی جو آبرو وہ دل ریا یہی نہیں
مبدأ جو اس گلشن کے تھے وہ منتہی یہی نہیں
دو جگت جن کی ذات کا ہے آسرا یہی نہیں
اسکی یہ کہتے ہیں خیر اسکی پناہ یہی نہیں
جو ہو مریضِ لا دوا اس کی دوا یہی نہیں
وہ دو جہاں کے مدعی صلِ علی یہی نہیں
دکھ دردِ اذیت ان سے کہیں حاجتِ واپسی نہیں

ہے جس کی ساری گفتگو وحیِ خدایہ ہی تو ہیں
جنکی چمک سوج میں ہے جن کا اجالا چاند میں
جس نجرم و بدکار کو سارا جہاں ہنکار دے
ہر لب پہ جن کا ذکر ہے ہر لب میں جنکی فکر ہے
چرچا ہے جن کا چار سوسو ہر گل میں جبکا رنگ بو
بارغِ رسالت کی ہیں جڑ اور ہیں بہارِ آخری
یہ ہیں حبیبِ کربا یہ ہیں محمد مصطفیٰ
جس کی لئے کوئی قبر مہول بند چہرے سے در
ان کا مبارک نام بھی بچپن دل کا چین ہے
گن کا میں جن کے ایسا مانگیں رسل جن کی دعا
جن کو شجرِ سعید سے کوئی پتھر گواہی جن کی دیں

دقیقہ حاشیہ صفحہ ۱۶) جسمانی حیثیت سے حضورِ آخر میں نعت شریف لائے مگر حقیقت محمدیہ سب سے پہلے اہل
ما خلق اللہ نوری نیز جسماً حضرت آدم کی اولاد پاک ہیں اور روحاً والد آدم ہیں۔ لولاک لما خلقت الافلاک ،
پھولِ درخت سے ہوتا ہے مگر حقیقت میں درخت پھول سے ہے کہ پھول کی پیدائش منظور نہ ہوتی تو درخت
نگایا ہی کیوں جاتا۔ ہوالا دل ہوا آخر حاشیہ صفحہ ۱۷) قرآن میں ہے الا بزرک اللہ نظم من القلوب ذکر اللہ
سے دل چین پاتے ہیں ذکر اللہ حضور کا نام بھی ہے تو معنی ہوئے کہ رسول اللہ سے چین پاتے ہیں اسی لئے اختلاف
قلب میں حضور کا اسم نعت شریف پڑھنے سے سکون ہوتا ہے کہ اختلافِ فاعل وقت یہ آیت اعلیٰ سے لے کر
ادب زبان سے پڑھتا رہے یا محمد بن عبد اللہ علیہ وسلم۔

۱۷) صحیح روایت سے ثابت ہے کہ درختوں نے حضور کو سعید سے کہے کہ کہہ دوں نے کلمہ پڑھا اور نط نے ڈالوے پاک
پر اپنا سر رکھ کر مالک کی شکایت کی کہ مجھ سے کام زیادہ لیتا ہے اور خوراک کم دیتا ہے۔ بے عقل چیزیں نہیں
حاجت رواج نہیں اور انسان ان کو حاجت روانہ کرنے تو وہ جانور سے ہرگز ہے۔

ہے فرش کا جو بادشاہ ہے عرش جسکے زیر پادشاہ
سالک بلا جس سے خدا وہ با خدا ہی تو ہیں

نعت شریف

۱۳

دل اس ہی کو کہتے ہیں جو ہنوز اشد بیداری
کیوں جان نہ ہو قرباں صد تہ ہو کیوں ایماں
خلقت کے وہ دولہا ہیں محفلِ انہی کی یہ
یا شاہِ رسل چشمے بر حالِ گدائے خود
بے مثل خدا کا تو بے مثل ہمیر ہے
آقاؤں کے آقا سے بند دل کو ہو کیا نسبت
سینہ میں جو آ جاؤ بن آئے مرے ل کی
دل تو ہو خارا کا گھر سینہ ہو ترا مسکن
اس طرح سما مجھ میں ہو جاؤں میں گم تجھ میں

اور آنکھ وہ ہی ہے جو ہو تیری تماشا ٹی
ایماں بلا تم سے اور تم سے ہی جاں پائی
ہے انہی کی دم سے یہ سب انجمن آرائی
کہ حالِ تباہ سے دانائی و بیتائی
ظاہر تری ہستی سے اللہ کی بیکتائی
احق ہے جو کہتا ہے آقا کو بڑا بھائی
سینہ تو دینہ ہو دل اس کا ہو تیرائی
پھر کعبہ و طیبہ کی پہلو میں ہو یک جانی
پھر تو ہی تماشا ہو اور تو ہی تماشا ٹی

۱۔ حضور فرماتے ہیں کہ تمام زمین مجھے بھیٹ کر دکھائی گئی۔ نیز فرماتے ہیں کہ خزانوں کی کنجیاں مجھے عطا کی گئیں اور کنجی مالک کو دی جاتی ہے۔ عرش پر حضور ہی بیٹھ سکتے ہیں خدا تعالیٰ عرش پر بیٹھنے سے پاک ہے کہ وہ جگہ سے پاک ہے۔ لہٰذا برات کا سارا مجمع دولہا کے دم سے ہوتا ہے حدیث میں ہے لولاک لما خلقت الافلاک اے محبوب اگر آپ نہ ہوتے تو آسمان پیدا نہ ہوتے یہ حدیث معنی صحیح ہے دیکھو موضوعات کبیر بلا علی قاری۔ تو دنیا میں جو کچھ ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دم قدم سے ہے ۲۔ حضور صفات الہی کے مظہر ہیں اور خدا کی صفت بے مثلیت بھی لیس کثرتی لہذا حضور بے مثل ہیں خدا اپنی خالقیت میں لائشریک لے اور حضور اپنی عبودیت میں لائشریک لے ہیں حضور فرماتے ہیں ائیکم و ہنتلی تم میں مجھ سا کون ہے امام بوسری فرماتے ہیں منزہ عن شریک محاسبہ لہٰذا فی الرسول وہ مرتبہ ہے جس میں انسان اپنے آپ کو رسول اللہ میں اس طرح گم کرے کہ جسم تو اس میں ہو اور روح مصطفیٰ ہوں غنیمت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قبیرہ نعمان میں کہ جس طرف نظر کرنا ہوں یا حبیب اللہ آپ کو دیکھتا ہوں۔

اس سالک سیکس کی تم آبرورکھ لیں محشر میں ہو جائے آقا کہیں رسوائی !

نعت شریف (۱۴)

وہ بندہ خاص خدا کے ہیں اور ان کی ساری خدائی ہے
ان ہی کی پہنچ ہے خالق تک ان تک خلقت کی رسوائی ہے
وہ رب کے ہیں رب ان کا ہے جو ان کا ہے وہ رب کا ہے
بے ان کے حق سے جو بلا چلے دیوانہ ہے سودانی ہے
وہ سخت گھڑی اللہ غنی کہتے ہیں بنی نفسی نفسی
اس وقت اک رحمت والے کو مجرم امت یاد آئی ہے
اچھوں کا زمانہ ساکتی ہے میں بد ہوں مجھ کو نیسا ہو تم
کھلا کے تمہارا جاؤں کہاں بے بس کی کہاں شنوائی ہے
آ جاؤ بدن میں جاں ہو کر اور دل میں رہو ایمان بن کر
ہے جسم تیرا یہ جان تری اور دل تو خاص کئی ہے
آنکھوں میں ہیں لیکن مثل نظریوں دل میں ہیں جیسے جسم میں جاں
ہیں مجھ میں لیکن مجھ سے نہاں اس شان کی جلوہ نمائی ہے
اللہ کی مرضی سب چاہیں اللہ رضا ان کی ہے
ہے جنبت لب قانون خدا قرآن و خبر کی گواہی ہے

لے اِنَّا اعْطَيْنَاكَ الْكُوْنُوْنَ - کوثر سے مراد ہے عالم کثرت یعنی خدا کے سوا صحابہ کرام نے حضور
سے جنت مانگی معلوم ہوا کہ خلقت کے مالک ہیں۔ لے قرآن فرماتا ہے کہ اگر یہ مجرم قصور کر کے
آپ کی بارگاہ میں آویں۔ اور آپ ان کی شفاعت کریں تو ہم گناہ معاف کریں گے۔ بغیر حضور
کے واسطے خدا تک رسائی محال۔ لے دَلَسُوْنَ يُعْطِيْكَ رُكْبَةً فَتَرْضَىٰ پروردگار آپ کو اتنا
دیگا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ تمام لوگ قانون کی پابندی کرتے ہیں اور قانون حضور کی۔ ایک
یا فرمایا کہ اگر ہم کہہ دینے کہ ہر سال حج فرض ہے تو ایسا ہی ہو جاتا اس کی نفیس تحقیق ہماری کتاب
سلطنت مصطفیٰ اور شان حبیب الرحمن میں دیکھو۔

مالک ہیں خزانہ قدرت کے جو جس کو چاہیں دے ڈالیں
 دلی حسلہ جناب ربیعہ کو بگڑی لاکھوں کی بتائی ہے
 دنیا کو مبارک ہو دنیا اللہ کرے وہ مجھ کو ملیں!
 ہر سر میں جن کا سودا ہے ہر دل جن کا شیدا ہے
 گو سجدہ سحران کو منع لیکن دل و جاں ہیں سجدہ کتاں
 ہے حکم شریعت سر پہ رواں دل و جاں نے معافی پائی ہے
 وہ کعبہ سر ہے یہ قبیلہ دل وہ قبلہ تن ہے یہ کعبہ جاں
 سراسر پہ چھکا دل ان پند اور جان ان کی نشیدانی ہے
 لکڑی نے کیا ان سے شکوہ اونٹوں نے کیا ان کو سچوہ
 ہیں قبلہ حاجات عالم کے سالک کیوں بات بڑھائی ہے

لغت شریف (۱۵)

بیشروہ ہے جس کو تیری جستجو ہے وہی لب ہے جس پر تیری گفتگو ہے
 تری یاد آبادی حسانہ دل دلوں کی منسا تیری آرزو ہے
 اُسے ایک اللہ نے ایک بنایا وہ ہر وصف میں لائے ایک لہ ہے

لے حضرت ربیعہ ابن کعب سے فرمایا کچھ مانگ لو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں آپ سے جنت میں آپ کی
 ہمراہی مانگتا ہوں فرمایا کچھ اور مانگو عرض کیا یہی کافی ہے۔ شیخ فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ
 تمام خزانہ خداوندی حضور کے قبضہ میں ہیں۔

۲۷ حقیقت یہ ہے کہ کعبہ بھی اسی لئے قبلہ بنا کر اُسے حضور نے کعبہ بنا دیا قرآن کریم فرماتا ہے:
 فلنولينك قبلة ترضى بها اجمعنا اسی طرف آپ کا منہ کیے دیتے ہیں جس کو آپ چاہیں پہلے
 بیت المقدس قبلہ تھا حضور کی خواہش پر کعبہ کو قبلہ بنایا گیا۔ اس وقت بیت المقدس کعبہ جسم تھا اور
 کعبہ قبلہ دل اسی طرح آج کعبہ قبلہ جسم اور حضور قبلہ دل خود کعبہ نے حضور کو سجدہ کیا۔ دیکھو دلچ
 اور پروانہ ہیں ہوئے جو کعبہ پر تیار شمع اک تو ہے کہ پروانہ ہے کعبہ تیرا

میں وہ سنگ نہیں بنوں بہت درہوں جس کے
نماز و اذان کلمہ و ذکر و خطبہ
تمہاری سلامی نمازوں میں داخل
تمہاری اطاعتِ خدا کی عبادت
دم نزعِ سالک کا سر ہو ترا در
میں وہ سنگوں جس کا فقط ایک تو ہے
یہ سب پھول ہیں ان کا تو رنگ تو ہے
تصویر تیرا شرطِ مثلِ وضو ہے
تیرا تذکرہ ذکرِ حق ہو ہو ہے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

نعت شریف (۱۶)

جنہیں خلق کہتی ہے مصطفیٰ میرا دل انہیں پہننا ہے
میرے قلب میں ہیں وہ جلوہ گر کہ مدینہ جن کا دیار ہے
ہے جہاں میں جن کی چمک دمک ہے جن میں جن کی چہل پھل
وہ ہی اک مدینہ کے چاند ہیں سب انہیں کے دم کی بہار ہے
وہ جھلک دکھا کے چلے گئے میرے دل کا چین بھی لے گئے
میری روح ساتھ نہ کیوں گئی مجھے اب تو زندگی بار ہے
وہی موت وہی زندگی جو خدا نصیب کرے مجھے
کہ مرے تو ان ہی کے نام پر جو جیتے تو ان پہننا ہے

اے اگر نماز میں کسی کو بھول کر بھی سلام کیا جائے تو نماز جاتی رہے گی۔ مگر عین نماز میں حضور کو سلام کرنا واجب ہے۔ اَللّٰمَّ عَلَيكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ حضرت صدیق نے عین نماز کی حالت میں حضور کا ادب کیا کہ نماز پڑھا ہے مجھے حضور نشتر لہے آئے فوراً منقذی ہو کر نیچے ہٹ آئے اور حضور اس وقت سے ام ہوئے۔
لَهُ وَمَنْ يَطْعِ الْمُرْسُولَ فَقَدْ اطاع الله اگر کسی کو حضور پکاریں اور وہ نماز میں مشغول ہو۔ تو ضروری ہے کہ نماز قطع کر کے حاضر ہو دیکھو تفسیر یا ایھا الذین امنوا استجبوا لله وللرسول اذا دعاكم لادرسکوة یا بفضائل القرآن بلکہ بعض کے نزدیک نماز ہی میں ہے گا کہ تمام نہ کر کے آئے پھر جہاں سے نماز چھوڑی تھی وہاں سے ہی پڑھے گا اگر چہ سینہ کعبہ سے پھر گیا مگر کعبہ کے کعبہ کی طرف پھرا۔ اس کی تفسیر تحقیق ہماری کتاب نشان حبیب الرحمن اور جاء الحق میں دیکھو۔

وہ ہے آنکھ جس کے یہ نور ہیں وہ ہے دل جس کے یہ سرور ہیں
 وہ ہی تن ہے جس کی یہ روح ہیں وہ ہے جاں جو ان پہ تار ہے
 جو کرم سے اپنے شہِ امم رکھیں مجھ غریب کے گھر قدم
 مرے شاہ کی نہ ہوشان کم کہ گدا پران کا پیار ہے
 ولے اس غریب کا خم کہہ بنے ترسکِ خلد بریں شہا
 کرے ناز اپنے نصیب پر بنے شاہ وہ جو گنوار ہے !
 دم نزع سالک بے نوا کو دکھ ناشکلِ خدا تم
 کہ قدم پر آپ کے تکلے دم بس اسی پہ دار مدار ہے

منظوم تفسیر (۱۷)

وہ سورج اور سارے تارے	جوت سے ان کی جگہ اوجہ باللا
تم رب کے ہم سب ہیں تمہارے	إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوتُورَ
مرضی رب ہیں تمہارے آثارے	يُعْطَىٰ رَبِّكَ حَتَّىٰ تَرْضَىٰ
بولتے ہیں سب بول تمہارے	كَلِمَةً وَنُحْبِبُهُ نَمَازًا وَآذَانَ
جب وہ فرش سے عرش سدہائے	أَهْلِ زَيْبِ بْنِ جَبْرِ
تم اس ناؤ کے کھیون ہارے	هَمَّ نِي نَمَازٍ بَهْنُورٍ فِي دَالِي
تم نے بگڑے کام سنوارے	هَمَّ نِي هَمِيْشَةً كَامٍ بِجَارِ
عیب نہ یہ کھل جائیں ہمارے	أَقَا حَشْرِيْنَ فِي عَزَّتِ رَكْنًا
گو بد ہیں کس کے ہیں ہمارے	هَمَّ كُوْنَهُ وَكَيْفُوْا أَيْ كُوْ دَيْكُوْ

۱۔ کلمہ طیبہ جو اصل عبادت ہے اس میں حضور داخل تو نماز میں ان کا ذکر کیوں
 داخل نہ ہو۔ بلکہ ذکر اللہ وہ ہی ہے جو ذکر رسول کے ساتھ ہو۔ اسی لئے مخالفین اسلام
 کو ذکر الہی نہیں کہہ سکتے اگرچہ عمر بھر یاد خدا کرنے کے برعی ہوں۔

پھرتے پھریں کیوں مائے مائے
آن پڑیں قدموں میں تمہارے
چاند سی شکل دکھانا پیاسے

لہ کے مکین ہیں غیر نہیں ہیں
تھوڑی زمین جو مدینہ میں دے دو
ترغ میں قبریں اس سالک کو

نعت شریف (۱۸)

جانا اس گنبدِ خضرا میں کہ ہیں جس میں نبی
عرض کرنا میری جانب سے بصد شوقِ دلی
اپنی آنکھوں کو ملوں آپکی چوٹ سے نبی
زندگی کا کوئی لمحہ نہیں اچھا گزرا
آرزو ہے کہ گناہوں کا ہوں کیوں کھارا
اپنی آنکھوں کو ملوں آپکی چوٹ سے نبی
اور وہ شہر کہاں جس میں ہوں محبوبِ خدا
اس لئے آپ کے دروازے پدیتا ہے سدا
اپنی آنکھوں کو ملوں آپکی چوٹ سے نبی
ہاتھ پھیلے مجھے اے اجیری، چپکی
جسمِ طیبہ میں ہو اور جان چلے سوئے نبی
اپنی آنکھوں کو ملوں آپکی چوٹ سے نبی
آپ کا ہو کے جیوں آپ کا ہو کر ہی مرے
جان تم سے ملی تم پر ہی بچھا اور کردوں
اپنی آنکھوں کو ملوں آپکی چوٹ سے نبی

اے صبا تیرا گزر ہو جو مدینہ میں کبھی
ہاتھ سے اپنے پکڑ کر وہ سنہری جالی
ہے تمنا یہ خدا سے کہ رسولِ عربی
عمر ساری تو کٹی لہو و لعب میں آفا
سائے اعمالِ سیہ جرم سے دفتر ہے بھرا
ہے تمنا یہ خدا سے کہ رسولِ عربی!
عرض کرنا کہ کہاں مجھ سا مکینہ گندہ
ہاں سنا ہے کہ بھلتے ہیں پروں کو مولا
ہے تمنا یہ خدا سے کہ رسولِ عربی!
آرزو دل کی ہے جب بند ہو حرکتِ دل کی
روح جانے لگے جب چھوڑ کے جسمِ خاکی
ہے تمنا یہ خدا سے کہ رسولِ عربی!
یا نبی اس کے سوا اور میں کیا عرض کروں
آپ کے در سے پلا آپ کے در پر ہی مٹوں
ہے تمنا یہ خدا سے کہ رسولِ عربی!

لہ شاہی محل میں نوکروں چاکروں خدمتگاردوں کیلئے بھی گھر بنا دیئے جاتے ہیں کہ وہاں رہیں اور خدمت کریں عرض
کیلئے کہ ہم غیر نہیں ہیں آپ کے در کے مکین ہیں شاہی محل یعنی مدینہ منورہ میں تھوڑی زمین دے دو کہ پاس ہی
آن لیں۔ لہ کل الحلائق من نوری تمام مخلوق میرے نور سے ہے۔

گرمی نہیں سالک کو حضور بدنی ؟
جسم ہندی ہے مرا جان ہے میری مدنی
ہے تمنا یہ خا سے کہ رسولِ عربی !
روح حاضر ہے مگر مثل اویس تیرنی
یا خدا دور کسی طرح ہو بعد مدنی
اپنی آنکھوں کو ملوں آپکی چوٹ سے نبی

۱۹) نعت مہر ضہ بزبان ہندی

صورت مت بھولنا پیہماری
پی تگری کی پہلی منزل سیکھیں چھوڑ ساتھ
رسی چھوٹی ہاتھ سے مو سے اور تیا مخدھا
جگ نے چھوڑا رات تیا نے گھر سے یونکاس
گھر گھر جھانکا درنا گامب آگھ بچائے
ہیں ہتیار چلی پیہا گھر بانوں کام تہ کاج
کھیل کو د میں عمر گنوائی سوکٹے دن رین
سیس یہ گھڑی ڈر گھٹی گھائل مو سے پاؤں
تم کچھ کر پا کرو تو سالک برا بھلا بن جائے
تیل جو تیرے بتی پھرے دیا میرا بڑھ جائے

تمری ہی اک آس ہے ہم تیرے داری
اس گھونگھٹ کی لاج ہے اب پیہا تمہا سے با
تم جو بھیاں چھوڑ دیا ہے کون لگا دے پار
تم راج کے چرن پڑوں میں اب تمری ہے آس
اک تم سنگ نہ چھوڑ لو کہ کوئی ہمارا دناٹے
اے سیاں بیاں کپٹے کی تم ہی کھیو لاج
جب پی گھر سے آئی پکھیا ٹپ ٹپ سکت تین
پیہے تم ہی سنہا لبو جب ڈمگ میں چاؤں
کھوٹا کھرا نہ دیکھے پارٹس کندن سبھی بنائے
ساپے سوچ جوت تمہاری سالک پر چائے

۱۔ آخرت کی پہلی منزل قبر ہے وہاں ہی سب ساتھ چھوڑ دیا تو آگے کیا کام آویں گے اے اقا ان عیبوں کو تم ہی چھپانا۔
۲۔ روز قیامت ماں باپ قرابت دار کام تو کیا آئے پہچان بھی نہ سکیں گے انہی بھی نفی فرمائیں گے سوائے حضور
کے کوئی مددگار نہ ہوگا۔ آج تو سب کو معلوم ہے کہ حضور ہی شفیع المذنبین ہیں مگر قیامت میں سارے ہی بھول
جائیں گے کہ شفیع المذنبین کون ہے حتیٰ کہ سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی پیہر بھی آپکا پتہ نہ
دے گا تا کہ دنیا ہر جگہ بھیک مانگ کر دیکھ لے کہ آج سوائے حضور کے کوئی شفیع نہیں ورنہ شاید کوئی
کہتا کہ اس شفاعت میں حضور کی کیا خصوصیت ہے یہ تو اور جگہ بھی ہو جاتی۔
۳۔ پارس جس لوہے سے چھو جاتا ہے اس کو سونا بنا تا ہے لوہا چلے خراب گندہ ہو لہذا عرض ہے ہم تو
خراب ہیں اور آپ پارس کے یعنی جب میری زندگی کا چراغ گل ہونے لگے تو اے ربینکے آفتاب اپنی روشنی دینا۔

۲۰ قصیدہ

تضمین بر نظم نسوت زین العابدین رضی اللہ عنہ

نوی کرم کرے تجھے شاہِ ہدایت کی قسم
پہنچا میری تسلیم اس جاہل جہاں خیر الامم
بلغ سلامی روضتہ فیہا النبی المختشم
حق نے انہی کے واسطے پیدا کیے ارض و سما
ہے ذاتِ عالم کی پتہ اور ہاتھ دریا جو در کا
من ذاتہ نور الہدی من کفہ بحوالہ ہم
رتبہ میں وہ سب سے سوا ہیں ختم ان سے انبیاء
پہنچا جو یہ حکم خدا سے صحیفے تھے فت
اذ جاءنا احکامہ لكل الصفح بالعدم
مخلوق کے ہیں پیشوا سب کو بڑا رتبہ ملا
وہ ہی جنہیں کہتے ہیں مشبک لکننا حاجت
مجبوراً اعمالنا طمعنا وذنبا والظلم
گو جلوہ گر آخر ہوئے لیکن ہو فخر الاولین
اس ہجر کی نادر نے قلب و جگر زخمی کیا
رہتے ہیں جو اس شہر میں تسبیح کہتے ہو خیرا
یہ جگہ گائے رات بھر جگے جو تم کوئی نہیں
طوبی لاہل باندہ فیہا النبی المختشم
ہے آپ ہی کا اسرا جب بولیں نفسی مرسلین
ہم بکسیوں پر نظر ہوا سے رحمتہ للعالمین

ایسا کوئی محرم نہیں پہنچا ہے جو پیغامِ غم
ہو جب کبھی تیرا گزر بادِ صبا سے حرم
ان نلت یا ریح الصبا يوماً الى ارض الحرم
میں دول سجھے ان کا پتہ گرنہ تو پہنچا نے صبا
رخسار سوچ کی طرح ہیں چہرہ ان کا چاند سا
من وجہہ شمس الضحی من کا بد الدجی
حق نے انہیں رحمت کہا اور نافع عصیاں کیا
وہ محیط قرآن ہیں ماسخ ہیں جو ادیان کا
قرآنہ برہاننا لنتخالا دیان مضمت
یوں تو خلیل کبریا اور انبیا با صفا
لیکن ہیں ان سب سے سوا اور یتیم آمنہ
یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ رحم علی عصیانا
اے ماہِ خوبانِ جہاں اے افتخارِ مرسلین
وقت کے یہ رنج و غم اب گئے حد سے سوا
وہ لوگ خوش تقدیر ہیں اور رحمت، انکار سا
سب اولین و آخرین تکے ہیں ہم مر میں
اکبادنا مجرد حہ من سیف حجر المصطفیٰ
اے وجہاں پر رحم حق تم ہو شفیع البحر میں
اس مکسی کے وقت میں جب کوئی بھی اپنا نہیں

یا رحمة للعالمین انت شفیع المذنبین
اس سادک بدکار کا گوشتش میں کوئی نہیں
مجرم ہوں میں غفار رب تم شفیع المذنبین

یا رحمة للعالمین ادراک لزیین لعابدين
محبوس ایدي الظالمین فی مرکب والمزوحم

۲۱) قصیدہ

معترضہ مبارک گاہ امیر المؤمنین امام المبتقین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بہتری جس پر کرے فخر وہ بہتر صدیق
چمنستان نبوت کی بہار اول
بے گماں شمع نبوت کے ہیں آئینہ چار
سائے صحاب نبی تاسے ہیں امت کیلئے
ثانی انبیین ہیں بوجہ خدا میرا گواہ
زیست میں موت میں اور قبر میں ثانی ہی ہے
وَالَّذِينَ مَعَكَ كَمَا لَمْ يَكُنْ لَكَ
ان کے مداح نبی ان کا ثنا گو اللہ

مردری جس پہ کرے ناز وہ سرد صدیق
گلشن دین کے بنے پھلے گل تر صدیق
یعنی عثمان و عمر حیدرو اکبر صدیق
ان ستاروں میں بتے عمر منور صدیق
حق مقدم کرے پھر کیوں میں موخر صدیق
ثانی انبیین کے اس طرح ہیں منظر صدیق
حشر تک پائے نبی پر ہیں ہر سرد صدیق
حق ابوالفضل کے اور پیغمبر صدیق

لہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت عظام نواسنت کی کشتی ہیں اور صحابہ کرام متاسے اور مسافر دیریا کو
کشتی کی بھی ضرورت ہے اور ستاروں کی بھی لہذا اہل سنت میں ہیں کہ ان کو کشتی اور ستاسے دونوں
حاصل ہیں لہذا روافض جلتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خلافت پہلے کیوں ملی۔ مگر خدا
سے لڑتے ہیں وہ انہیں اپنے حبیب کا ثانی فرما چکا اب انہیں تیسرا کون کرنا۔

لہ ایک بار تمام گھر کا سا مال راہ خدا میں خیرات کر دیا۔ اور ایک بار عجب بندہ وہ ہیں
جان بھی حضور ﷺ اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دی

یال بچوں کے لئے گھر میں خدا کو چھوڑیں
 ایک گھر بار تو کیا غار میں جان بھی دیدیں
 کہیں گرتوں کو سنبھالیں کہیں روٹھوں کو منائیں
 علم میں زہد میں بے شبہ تو سب سے بڑھکر
 اس امامت سے کھلا تم ہو امام اکبر
 تو ہے آزاد سقر سے ترے بندے آزاد
 ہے یہ سالک بھی ترا بندہ بے زر صدیق

۲۲) قصیدہ

معروضہ بیارگاہ امیر المؤمنین عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ

بہارِ باغِ ایمان حضرت فاروقِ اعظم ہیں
 نمایاں آپ کی ہر اداسے شانِ ناروتی
 چراغِ بزمِ عرفاں حضرت فاروقِ اعظم ہیں
 خدا کی تیغِ برآں حضرت فاروقِ اعظم ہیں
 نازلِ کفر و طغیان حضرت فاروقِ اعظم ہیں
 انشدنا علی الکفار کے مصداقِ علی ہیں

لے بعد وفاتِ مصطفیٰ علیہ السلام حضرت عمر فاروقِ دو دیگر صحابہ کرام کو غشتی سے بیدار کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منایا۔ مالعین زکوٰۃ مرتدین کو تہ تیغ کیا۔
 لے حضور نے مرضِ وفات میں فرمایا کہ جس مجمع میں ابو بکر ہوں اس میں کسی کو امامت کا حق نہیں اور افضل ہی کو امام بنایا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہیں۔
 لے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین کے لئے صدیق کو چنا ہم نے انہیں اپنی دنیا کے لئے چن لیا۔
 لے آپ کا نام غنیق ہے یعنی آزاد۔
 لے فاروقِ معنی الگ الگ کرنے والا جیسے فرقان۔ حضرت عمر نے کافر و مومن کو الگ الگ کر دکھایا۔

رسول اللہ نے فاروق کو اللہ سے مانگا
چنانچہ اس پاک نے دین کیلئے اس پاک ستھرے کو
جلیبِ حق میں طیبان کے ساتھ بھی بھڑکا ہر ہیں
نہ کیوں وہ ذات چمکے جس نے دین پاک چمکایا
عمر عامر ہیں دین کے حق تعالیٰ ان کا ناصر ہے
سہا ہے گانا م ان کا نا ابد کو نین میں روشن
عمر کافی نبی کو حَسْبِكَ اللَّهُ سے یہ ثابت ہے
وہ عالم دیدہ کا کاپیتے ہیں فیصر و کسرے
خرانے روم و فارس کے ٹٹاتے ہیں مدینہ میں
مگر اس حال میں ہو ہو کر اک کر تا پھرتے ہیں
مسلمان ملت بھر سوئیں عمر فاروق پیرا دیں
پکارا ساریہ کو اک مہینہ کی مسانت سے

عطا رب سبحان حضرت فاروقِ اعظم ہیں
جلیبِ دین داراں حضرت فاروقِ اعظم ہیں
چنیدہ بہر پا کاں حضرت فاروقِ اعظم ہیں
جہاں کے مہر تاباں حضرت فاروقِ اعظم ہیں
دل مومن کے نایاں حضرت فاروقِ اعظم ہیں
سپہر دین پہ خشنال حضرت فاروقِ اعظم ہیں
ہے شاہد جن پہ قرآن حضرت فاروقِ اعظم ہیں
ہے جن سے دین کی شاں حضرت فاروقِ اعظم ہیں
فیوضِ حق کے باراں حضرت فاروقِ اعظم ہیں
ہے نازاں جن پہ تقویٰ حضرت فاروقِ اعظم ہیں
رعایا کے نگہبان حضرت فاروقِ اعظم ہیں
جسے ہر جا ہو کیساں حضرت فاروقِ اعظم ہیں

لے تمام تو اسلام کو چاہتے ہیں اور اسلام نے فاروق کو چاہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی۔
کہ خدایا اگر تو اسلام کو عزت دینا چاہتا ہے تو بیا تو عمر کو ہدایت ایمان دے یا ابو جہل کو حضرت
فاروق کے حق میں دعا قبول ہوئی۔ لہذا آپ بلائے ہوئے اسلام میں آئے ہیں۔
لے حضور اللہ کے محبوب ہیں ان کی صحبت کے لئے بھی پاک لوگ چنے گئے۔ پھول کی صحبت
میں مٹی بھی تمک جاتی ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ ان کے صحبت یافتہ بے فیض رہیں۔ آفتاب آسمان پر
رہ کر ناپاک زمین کو پاک کرتا ہے تو مدینہ کے آفتاب کا کیا کہنا۔

لے حضرت عمر کے ایمان لانے پر ملائکہ نے مبارکباریاں پیش کیں اور آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ طمہا سے نبی آپ کو اللہ اور یہ مومن کافی ہیں معلوم
ہوا کہ غیر خدا کی حمایت لینا جائز ہے۔

لے جس میں مدینہ پاک میں سونے چاندی کے خزانے آہے تھے ایک جمعہ کو حضرت عمر فاروق نمازیں
دیر سے پڑھتے اور فرمایا کہ میرے پاس ایک کھانا ہے اس کو دھونے میں دیر ہوئی۔
ہے نہادند میں جنگ ہوئی تھی حضرت ساریہ سالار لشکر بے خبر تھے نیچے سے کفار نے حملہ کرنا چاہا یہاں مدینہ
پکارا سے ساریہ پہاڑ کو دیکھو اور آواز پہنچ گئی۔ جس سے حضرت ساریہ اور تمام لشکر اسلام بچ گئے۔

پہن داماد علی و نازنین حضرت رُحسہ ہے سالک جن پہ نازاں حضرت فاطمہ عظمیٰ ہیں

قصیدہ (۲۳)

معروضہ مبارک گاہ حضرت ذوالنورین امام المسلمین عثمان غنی رضی اللہ عنہ

خلق پہ لطفِ خدا حضرت عثمان ہیں
دستِ شدہ دسرا جو کہ بید اللہ تھا
نورِ دل و عین ہیں صاحبِ نورین ہیں
گلشنِ دین کی بہار مومنوں کے تاجدار
آپ ممدوح جہاں خلقِ خدا مدحِ خواں
حق نے وہ رتبہ دیا تم غنی ہم سب گدا
جو ہیں امامِ انام جسکے ہم سب ہیں غلام
بابِ سخاکھل گیا دیکھا جو یہ ماجرا
جملہ مرض کی دوا درد کے درمان ہیں
ہاتھ بت آپ کا آپ وہ ذی ثمان ہیں
سب کے دل کے چین ہیں مثنوی جان ہیں
عزتِ ہر ذی وقار زینتِ ایمان ہیں
کیا ہے اگر بدگمان چند بے ایمان ہیں
کیا کہوں میں تم ہو کیا عقلِ دلِ جبرن ہیں
مرجعِ بہر خاص و عام حضرت عثمان ہیں
غازیانِ مصطفیٰ ابے سر و سامان ہیں

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ کو فرمایا گیا بید اللہ اور صلحِ حدیبیہ کے موقعہ پر جب حضور نے لوگوں سے بیعتِ رضوان لی۔ حضرت عثمان بیچھے ہوئے مکہ مکرمہ گئے تھے تو حضرت نے اپنے ہاتھ ہاتھ کو فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور وہاں ہاتھ محمد رسول اللہ کا ہے اور ان کی طرف سے خود بیعت لی۔ خود کوزہ و خود کوزہ گر خود گل کوزہ ۲۔ حضرت عثمان آگے بیچھے حضور کی دو صاحبزادیوں زینبہ و ام کلثوم کے شوہر ہیں اسی لیے آپ کو ذوالنورین یعنی دو نور والا کہتے ہیں۔ حضور کے گل تین داماد ہیں۔ حضرت علی ابوالعاص عثمان رضی اللہ عنہم۔ حضور نے فرمایا اگر میرے اور بھی لڑکیاں ہوتیں تو میں اے عثمان آگے بیچھے تمہارے ہی نکاح میں دیتا ۳۔ ایک غزوہ کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ام کو چین دینے کا حکم دیا۔ تین بار میں حضرت عثمان نے تین سو اونٹ اور تین سو بیار حاضر کیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ کو فرمایا کہ عثمان کو اب کوئی عمل مضرت نہ ہو گا۔ یعنی آئندہ گناہ ان سے ہو گا ہی نہیں۔

تم غنی سادک گداک نظر بسر خدا آپ جہاں کے لئے رحمتِ رحمان ہیں

۲۴) قصیدہ بیارگاہِ امیر المؤمنین امام الاشبہین علی ابن ابی طالب رضی اللہ

بیباں کس منہ سے ہو اس مجمعِ البحرین کا تہ
بنا اس واسطے اللہ کا گھر جائے بیدالتش
یہ ہے خاموش قرآنِ دہرہ قرآنِ باطن ہیں
دھن زہرہ عمر دانا د اور حسین سے بیٹے
نبی کی نیند پر اس نے نمازِ عصر قرباں کی
نہ کیونکر لوٹتا اس کیلئے ڈوبا ہوا سورج
تعالیٰ اللہ تیری شوکتِ زحمت کا کیا کہنا
مسلمانو رسول اللہ کی الفت اگر چاہو

جو کر کے شریعت کا طریقت کا ہے حشر شہ
کہ وہ اسلام کا کعبہ ہے یہ ایمان کا کعبہ
نہیں جس دل میں بہ اس میں نہیں قرآن کا رستہ
تیری مستی ہے اعلیٰ اور بالائے ترا کتبہ
جو حاضر کر چکا تھا اس سے پہلے جان کا ہدیہ
کہ جب اس چاند کے پہلو میں اک سوچ کا تھا جلوہ
کہ خطبہ پڑھ رہا ہے آج تک خیمہ کا ہر ذرہ
کہ اس کی غلامی جس کا ہر مومن ہوا بندہ

۱۔ شریعت کے بھی آپ امام ہیں اور طریقت تو آپ ہی سے پھیلی ۲۔ اہل بیتِ عظام اور قرآن لازم ملزوم ہیں
جہاں قرآن نہیں یہ نہیں اور جہاں یہ نہیں قرآن نہیں رافضی قرآن اہل بیت دونوں سے محروم ۳۔
خانوںِ جنت حضرت فاطمہ زہرا کو مولیٰ اعلیٰ نے اپنے ہاتھ سے غسل دیا اعتراض کیا گیا کہ شوہر ہی میت
بیوی کو غسل نہیں دے سکتا فرمایا میں دے سکتا ہوں میرا نکاح موت سے نہیں تو نا حضور نے فرمایا
کہ اے علی فاطمہ دنیا و آخرت میں تمہاری بیوی ہیں ۴۔ ہجرتِ مرقعہ پر بستر رسول اللہ پر لیٹ گئے۔
جبکہ کفار قتل کے دپے نھے خیمہ میں نمازِ عصر جانے دی مگر حضور ک آرام میں غسل نہ آنے دیا معلوم ہوا کہ نماز
سے خدمتِ مصطفیٰ ہے ۵۔ حضور نے فرمایا من کذبت مولادہ فعلی مولادہ جس کا میں مولیٰ اس کے علی
مولایں۔ مولا یعنی مالک بھی آتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ہم سب حضرت علی کے غلام ہیں ۶۔

ہو چستی قادری یا نقشبندی سہروردی ہو
 ہر اک محتاج ان کا ہو جو ال بڑھا ہو یا بچہ
 بلا سب کو ولایت کا انہی کے ہاتھ سے ٹکڑا
 کہ دنیا کھا رہی ہے جس کی آل پاک کا صدقہ
 علی مشکل کشا ہیں رب کے ساک کا سہارا ہیں

۲۵) قصیدہ

معرفہ مبارک گاہ المؤمنین محبوبہ محبوب رب العالمین
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

اس مبارک مال پہ صدقہ کیوں رب اہل دین
 جن کا پہلو ہو نبی کی آخندی آرا مگاہ
 آستان ان کا فرشتوں کی زیارت گاہ ہے
 آپ کے دولت کدہ میں دولت دارین ہے
 کیا مبارک نام سے کیسا بیارا ہے لقب
 آپ صدیقہ پد صدیق اور شوہر نبی
 کیوں نہ ہو مرتبہ تمہارا اہل ایمان میں بڑا
 آدمی گواہی آپ کی عصمت کی سورہ نور نے
 ان کے بستر میں وحی آئی رسول اللہ پر
 جو ہو ام المؤمنین بنت امیر المؤمنین
 جن کے حجرے میں قیامت تک ہوں جاگزیں
 کیونکہ اس میں جلوہ سرا ہیں ام المؤمنین
 اس زمین پر پھر نہ کیوں کہاں ہو عرش میں
 عائشہ محبوبہ محبوب رب العالمین
 میکہ و سسرال اعلیٰ آپ خود ہیں بہترین
 نسب تو ہیں مومن مگر ہیں آپ ام المؤمنین
 مدح کرتا ہے نبی عصمت کی قرآن میں
 اور سلام خادمانہ بھی کریں روح الامین

۱۔ بتاوات کرام کو زکوٰۃ کھانا جائز نہیں کہ زکوٰۃ مال کا میل ہے اور وہ طیب طاہر حضرات کے حضور کا
 وصال حضرت صدیقہ کی گود میں ہوا۔ اور آپ ہی کے حجرے میں دفن ہوئے ۱۰ خانہ کعبہ کا حج
 سال میں ایک بار فرضی کرتے ہیں اور صدیقہ کے مکان کا حج ملائکہ ہر وقت کرتے ہیں ۲۰ ہزار صبح
 سے شام تک اور ۲۰ ہزار شام سے صبح تک روضہ پاک گھیر کر سلام پڑھتے ہیں ۳۔
 ۱۰ کچھ لوگوں نے صدیقہ کو نعت لگائی۔ قرآن میں اٹھارہ آیات ہیں ان کی پاک دہلی فرما کر سارے
 مسلمانوں کو گواہ بنا دیا کہ نمازی بھی نماز میں گواہی دے۔ سبحان اللہ عصمت یوسف علیہ السلام کی
 گواہی شیر خوار بچے سے دلوائی اور عصمت صدیقہ کی گواہی رب نے خود دی۔

آپ کا علم دفعہ تحقیق قرآن و حدیث
 ناز برداری تمہاری کیوں نہ فرماے خدا
 دیکھ کر حیراں ہیں سائے محاسبہ تابعین
 ناز بنینِ حق نبی ہیں تم نبی کی ناز بنین
 آیتِ تطہیر میں ہے ان کی پاکی کا بیان
 ہیں یہ بی بی طاہرہ شوہر امام الطاہرین
 سالکِ خستہ تمہارا گو ہے تالائقِ مگر !
 ماں جڑے بیٹے کو اپنے سے جدا کرتی نہیں

قصیدہ (۲۶)

معرضہ مبارک گاہ جناب آمنہ بی بی رضی اللہ عنہا

تم نے تجستا ہم کو ایمان آمنہ	صدرتہ تم پر ہوں دل و جان آمنہ
دین و ایمان علم و عرفان آمنہ	جو ملا جس کو ملا تم سے بلا
تم محمدؐ کی بنیں ماں آمنہ	کل جہاں کی مائیں ہوں تم پر فدا
پر محمدؐ کی بڑی شان آمنہ	ابن مریم واقعی رب کے رسول
عرشِ اعظم سے ہے ذیشان آمنہ	جس شکم میں مصطفیٰ ہوں جاگزیں
تم سے فیضال تم سے عرفان آمنہ	تم سے ایمان و امانت اور امن
با امانت امن و ایمان آمنہ	آمنہ کے تین معنی بالیقین

لے حق یہ ہے کہ آیتِ تطہیر میں ازواج و اولاد یعنی اہل بیتِ لادت اور اہل بیتِ سکونت سب داخل ہیں حضرت
 حنہ اور مریم و عیسیٰ علیہ السلام کو رہنے آلِ عمران فرمایا۔ حالانکہ حنہ عمران کی بیوی ہیں اور مریم
 بیٹی اور عیسیٰ علیہ السلام نواسے اسی طرح انما یریدوا ظہاراً لکم لعلکم ترحموا اہل
 البیت میں ہے آمنہ میں چار حرف ہیں۔ الف۔ میم۔ نون اور د۔ الف سے اللہ کی طرف
 اشارہ ہے۔ میم سے محمد کی جانب۔ ن سے نور کی طرف اور کا سے ہدایت کی جانب۔
 آمنہ یا نوا ایمان سے بنا ہے یا امن سے یا امانت سے۔ یعنی ایمان والی بی بی جیا
 امان والی بی بی یا امانت والی بی بی۔ رضی اللہ عنہا۔

تم سے اللہ و محمد ہیں عیاں
ہم ہیں مومن اور تم ایمان بخش
تیزی تربت کا محبار میں بنوں
مضبوط سراں نبی ہیں اور تم
نور و ہدی تم میں نہیں آمنہ
چشمہ دین تم سے رواں آمنہ
پھر نکالوں دل کے ارماں آمنہ
ہو نبی کی محتسرم ماں آمنہ
ہے یہ سالک آپ کے در کا فقیر
مانگتا ہے امن و ایمان آمنہ

قصیدہ

(۲۷)

معروضہ مبارک گاہ شہزادی کوئین ام الحسنین خاتون جنت رضی اللہ عنہا

ہے رتبہ اس لئے کوئین میں عصمت کا عفت کا
جو جانا خلد میں ہو پائے زہر سے لپٹ جاؤ
نبی کے دل کی راحت اور علی کے گھر کی تربت میں
انہی کے ماہ پائے دو جہاں کے لاج والے ہیں
رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا
نبول وفا طمہ زہرہ لقب اس واسطے پایا
شرف حاصل ہے ان کو دامن ہر سے نسبت کا
جسے کہتے ہیں جنت ملک ہے خاتون جنت کا
بیباں کس ہوان کی پاک طہنیت پاک طلعت کا
یہ ہی ہیں مجمع بحرین حشر چشمہ ہر اہیت کا
کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیر نبوت کا
کہ دنیا میں رہیں اور دین پتہ جنت کی نگہت کا

سے قرآن کا نزول حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری جناب آمنہ کی گود
میں ہوئی گویا آپ صاحب قرآن کا جائے نزول ہیں۔ رضی اللہ عنہا۔
سے جس سبب میں موتی رہے وہ سبب بھی قیمتی ہے جس غلات میں قرآن مجید نے غلات ختم ہے
تو جس سبب اور جس گود میں جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رہیں وہ سبب اور وہ گود کی سی ہے پھل کو دیکھ کر
درخت کا پتہ لگاؤ جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر جناب آمنہ کی نشان بچاؤ۔
سے سید و طرح کے ہیں حسنی اور حسینی گمہ یہ دونوں گمہ اس ذات پاک میں جمع ہیں گمہ حضرت خاتون
جنت ہم شکل مصطفیٰ نہیں کہ مبسوط نسری میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے جسم پاک کو نہنگھا
کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان سے جنت کی خوشبو آتی ہے نیز مراح النبوة میں ہے کہ آپ جناب سے پاک
نہیں۔ زہرہ یعنی کل فاطمہ در نزول یعنی دنیا سے قطع تعلق فرمانے والی (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)۔

بنی کی لاڈلی بیوی دلی کی ماں شہید کی
تعالی اللہ اس شہیدین کے جوڑے کا کیا کہنا
وہ عزت جو کہ امت کیلئے قرآن ثانی ہے
وہ چادر حسین کا آنچل چاند سوج نے نہیں کھیا
اگر سالک بھی بار بے عویٰ جنت کسے حق ہے
یہاں جلوہ نبوت کا ولایت کا شہادت کا
کہ رحمت کی دامن زہرہ علی دو لہا ولایت کا
نبی کا ہے چمن یعنی شجر اس پاک بنیت کا
بنے گی حشر میں پرہ گنہ کار ان امت کا
جو دوزہرہ کی ہے یہ بھی تو ہے خاتون جنت کا

۲۷ قصیدہ

معروف بہار گاہ سید الشہداء امام الاولیاء حضرت زین رضی اللہ عنہ

سُرد ہے جو کٹے اسلام کی خدمت کے لئے
جو کہ ہے دل سے جگر پارہ زہرہ پہ تثار
ناؤ ہیں آل نبی خیم ہیں اصحاب رسول
ہر دنی چیز ہوا کرتی ہے اعلیٰ پتھار
کیوں جھکے سامنے دنی کے وہ ذاتِ عالی
تو نہال چمن مصطفوی مر قصفوی ؟
جو کہ آنکھوں میں ہمیں پھیلا پھیلا کھسا
باشمعی باغ ہوا یا شمیمی خون سے سیراب

آبرودہ جو گئے دین کی عظمت کے لئے
خلد سے اس کی بیٹے اورہ جنت کے لئے
اللہ الحمد کہ فرزدہ ہے یہ امت کے لئے
جسم ہے جاں کیلئے جاں ہے عزت کے لئے
جس کا نقش قدم قبلہ ہو امت کے لئے
جسے قدرت نے چنا زینت جنت کے لئے
گر بلا میں وہ کٹا دین کی حفاظت کے لئے
باغ زہرہ کٹا اس باغ کی نرہت کے لئے

۱۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے حضرت زہرہ کی موجودگی میں نکاح جائز نہ تھا حضور علیہ السلام
نے فرمایا تھا کہ اگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہیں تو میری ناطقہ
کو طلاق دیدیں اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ السلام مالک احکام ہیں کہ مسلمانوں کو چار
عورتیں جائز تھیں کہ وہ جہہ کو نہیں اس کی تفصیل ہماری کتاب سلطنت امصطفیٰ میں دیکھو۔
۲۔ کوئی سر پہ توار سے تو ہاتھ سے روکتے ہیں یعنی ہاتھ کو سر پہ قربان کرتے ہیں اسی طرح زین
دانہ پر نہ جیوان ہر حیوان انسان پر قربان ہوتے ہیں معلوم ہوا کہ ادنیٰ چیز اعلیٰ پر قربان ہوتی ہے۔
لہذا بال جسم پر اور خیم جان پر اور جان مصطفیٰ اعلیٰ السلام اور ان کی اولاد و صحابہ کرام پر قربان۔

استقامت پہ فدا ہیں تیری اے سنتِ حسین
اس دگانہ پر قد ساری نمازیں جس میں
کھل گیا اس سے اگر حق پر تہ ہو تے اصحاب
سالک اصحاب تو نورانی ہیں اور آل ہے نور

نہ گیا ہاتھ میں بے دین کے بیعت کے لئے
دھار حلقوم پہ سر خم ہو عبادت کے لئے
دستِ حسین کو پناہنا کبھی بیعت کے لئے
نور کو نور ہی لائق تھا معیت کے لئے

(۲۹)

بارگاہِ امامِ الائمہ کاشف العجمہ امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

ہم سے آقا ہمارے مولیٰ امامِ اعظم ابوحنیفہ
ہم سے ملجاء ہمارے مادی امامِ اعظم ابوحنیفہ
زمانہ بھرنے زمانہ بھر میں بہت تجسس کیا ولیکن
بلانہ کوئی امام تم سے امامِ اعظم ابوحنیفہ
پہر علم و عمل کے سوچ تم ہی ہو سب ہیں تمہارے تاسے
تمہی سے چمکا ہے جو بھی چمکا امامِ اعظم ابوحنیفہ
تمہارے آگے تمام عالم نہ کیوں کرے زانوئے ادب خم
کہ پیشوا یا ابنِ نبی نے مانا امامِ اعظم ابوحنیفہ
نہ کیوں کریں ناز اہل سنت کہ تم سے چمکا نصیب امت
سراجِ امت ملا ہو تم سے امامِ اعظم ابوحنیفہ

۱۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے بنی ہاشم کی بیعت نہ کی جان بیدی اور خلفائے راشدین کی خلافت پر کوئی
اعتراض نہ کیا معلوم ہوا کہ ان کی نگاہ میں وہ تمام خلفائے حق تھے حتیٰ کہ امیر معاویہ کو بھی خلافت پدی
اور جنگ نہ کی نیز تقیہ کی بڑکٹ گئی کہ کہ بلا میں اس قدر بے شرمسانی کے باوجود تقیہ نہ کیا کیونکہ تقیہ تو
منافقین کرتے ہیں لہٰذا باقی ائمہ مجتہدین امامِ اعظم کے یا تو شاگرد ہیں یا شاگرد کے شاگرد امام شافعی کی والدہ
سے امام محمد نے نکاح کیا اور ان کی تشبیحات سے امام شافعی نے بہت فائدہ حاصل کیا امام مالک نے فقہ میں
امام محمد کی شاگردی کی اور حدیث میں امام محمد نے ان کی شاگردی کی۔

خدا نے کچھ کو وہی ہے نعت کہ تیرا منسوب بھی ہے مرفوع
 تری اضافت میں رفع پایا امام اعظم ابوحنیفہ
 ہوا اولی الامر سے یہ ثابت کہ تیری طاعت ضروری واجب
 خدا نے تم کو کیا ہمارا امام اعظم ابوحنیفہ
 کسی کی آنکھوں کا تو ہے تار کسی کے دل کا بنا سہارا
 مگر کسی کے جگہ میں آرا امام اعظم ابوحنیفہ
 جو تیری تقلید شرک ہوتی محدثین سارے ہوتے مشرک
 بخاری و مسلم ابن ماجہ امام اعظم ابوحنیفہ
 کہ جتنے فقہاء محدثین ہیں تمہارے حرمِ خوشہ چیں ہیں؟
 ہوں واسطے سے کہ بے وسیلہ امام اعظم ابوحنیفہ
 سراج تو ہے بغیر تیرے جو کوئی سمجھے حدیث و قرآن
 پھر بھٹکتا نہ پائے رستہ امام اعظم ابوحنیفہ
 خبر لے لے دستگیر امت ہے سالک بے خبر یہ نیت
 وہ تیرا ہو کر پھر بھٹکتا امام اعظم ابوحنیفہ

(بند)

لہ بقاعدہ نحو اضافت سے زیر ہوتا ہے مگر امام اعظم کی اضافت نے رفع یعنی بلندی دی ہے قرآن میں اطیعوا اللہ
 و اطیعوا الرسول اذی الامر منکم یعنی خدا اور رسول امر والوں کی طاعت کرو اور وہ علمائے حقانی
 ہیں خصوصاً مجتہدین لہ وہابی تقلید متفقہ کی شرک ہے اور مشرک گناہ حدیث معینہ نہیں حالانکہ مسلم اور ترمذی
 وغیرہ تمام محدثین مقلد ہی ہیں قرآن میں سے کسی کی روایت معتبر نہیں ہوتی چاہے امام بخاری بہت سے حنفی
 محدثین کے شاگرد ہیں دیکھو عینی شرح بخاری اور دیگر محدثین امام بخاری کے شاگرد تو باواسطہ تقریباً
 تمام محدثین حضرت امام اعظم کے شاگرد ہوتے لہ حضرت امام کا لقب ہے سراج الامت یعنی امت
 کے چراغ جو کوئی بغیر چراغ کے حدیث پڑھے گا۔ وہ کچھ بھی نہ سمجھ سکے گا۔ مولوی ثناء اللہ نے تفسیر لکھی
 جس میں کفریات بھر دیئے خود غیر مقلدین نے اس پر فتوے دیئے یہ تقلید نہ کرنے کی برکت ہے :

التجا (۳۰)

معروضہ بارگاہ سرکار بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک خاص مصیبت پہ عرض کیا گیا
اور اللہ کے فضل سے فوراً مصیبت ٹل گئی

ہو گیا یا غوث میں بریاد ہوتے آپ کے
گھوم پھر کر دیکھا سب دروازے مجھ پر بند ہیں
کر بلا دالوں کا صدقہ مجھ دکھی پر رحم کر
دیس چھوٹا سا سے ساھی چل دیئے منہ موڑ کر
سید بغداد والے یہ مدد کا وقت ہے
تم سخی ابن سخی ابن سخی ہو خسرو!
تم نشہ بغداد مولا میں غلام خانہ زاد
عبید قادر آپ ہیں ہر شئی یہ قادر آپ ہیں
رہ گیا میں بکس و ناشاد ہوتے آپ کے
اب کدھر جاؤں نشہ بغداد ہوتے آپ کے
اب کہاں جا کر کروں فریاد ہوتے آپ کے
رہ گیا پر دیس میں ناشاد ہوتے آپ کے
مجھ پہ کیسی بڑ گئی افتاد ہوتے آپ کے
یہ گدا کس کو کرے پھر یاد ہوتے آپ کے
رنج و غم سے کیوں ہوں آزاد ہوتے آپ کے
پھر کہوں کس سے پیئے امداد ہوتے آپ کے
آپ کا ارشاد ہے سُر جیدی کا تخت
رنج میں ہے سالک ناشاد ہوتے آپ کے

قصیدہ (۳۱)

ہیں میرے پیر لاثانی محی الدین جبیلانی
علی کے لاڈلے نور نگاہ حضرت زہرہ
لقب ہے قطب ربانی ثروت محبوبت سبحانی
بلاد اللہ ملکی تخت حکمی سے ہوئی ثابت
نبی کی شمع نورانی محی الدین جبیلانی
رسول اللہ کے جانی محی الدین جبیلانی
ہے رخ قندیل نورانی محی الدین جبیلانی
جہاں میں تیزی سلطانی محی الدین جبیلانی

عزوم قاتل عند القتل اتسان عالی ہے
بجز تیرے شبہ لہجہ کوئی اور کیا جانے
فیض قادری میں بادشاہ قادری تم ہو
خوشی سے کرد و مثل در میرے غمچہ دل کو
تمہارا اک اشارہ ہو تو میرا کام بن جائے
مدد کا وقت ہے مشکل کشائی کے لئے آؤ
غلام درگہ والا ہے سالک پھر کدھر جائے

نہیں کوئی تیرا ثانی محی الدین حبیلانی
میرے دل کی پریشانی محی الدین حبیلانی
ہو درد دل کی رمانی محی الدین حبیلانی
پئے سلطان سمنانی محی الدین حبیلانی
رفع ہو ساری حیرانی محی الدین حبیلانی
ہے بحر غم میں طغیانی محی الدین حبیلانی
سانے رنج نہانی محی الدین حبیلانی

قصیدہ (۳۲)

معروضہ بیارگاہِ مرشد حضرت مولانا محمد نعیم الدین صاحب ابادی

اے پیراں بہار ایمان مرچیا صد مرچیا
تم سے رونق دین کی تم سے بہار ایمان کی
بے گماں جان رسول اللہ سے اللہ کو
آپ کی تقریر سے بے شبہ تفسیر حدیث
آپ کے سایہ میں گراؤں گے مگس ہوئے ہما
کیوں نہ ہو تم پہ تصدق اہل دل اہل نظر
اے چراغِ بزمِ عرفان مرچیا صد مرچیا
حامی دین نبی ہو اہل دین کے مدعا
رہبری سے تیری پایا ہم نے بابِ مصطفیٰ
آپ کی تحریر سے بیماری دل کی دوا
آپ کی چشمِ کرم سے مس بھی بن جائے طلا
جانشینِ مصطفیٰ ہو نورِ چشمِ مصطفیٰ
تم نعیم دین ہو سالک فقیر دین ہے !
حق تعالیٰ نے تمہیں منعم کیا اس کو گدا

اے خود میرا اپنا واقعہ ہے کہ جب میں میتوں سے مراد آباد پڑھنے آیا تو نہ دین و نہ شہادت تھا نہ اعمال کیونکہ
دیوبندیوں کی صحبت ملی تھی۔ اسی ذات کے صدقہ سے مجھے ایمان ملا اور علم سے قلب منور ہوا۔
دامِ ظلم سے حضرت مرشد برحق بید بھی تھے اور بے مثل عالم دین بھی۔ فلکے دین جانشین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور سید اولاد

قصیدہ (۳۳)

معروضہ مبارک گاہ مرشد برحق ناصر ملت لانا سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی

جس نے دکھایا طیبہ و نسیبہ تمہی تو ہو
اہل نظر کے تم ہی تو موطح نظر
تم دارتِ علوم جلیب اللہ ہو
اس گلستانِ دین کی تم ہی بہار ہو
دین کے نعیم، منظر شانِ معین ہو
سب اہل عقل صدر افاضل نہ کیوں کہیں
ہے نجدیوں کے قلب میں آرائمہاری ذات
تقریب جس کی قمر الہی عدیہ ہے
جس کا قلم کہ نیزہ باطل شکن بنا
ہم سب جہل کی شب تاریک میں پھنسے

دل کی مراد آپ کی خوشنودی مزاج
اور ساک فقیر کے منتہی تو ہو

قصیدہ (۳۴)

دیگر معروضہ مبارک گاہ مرشد کامل استاد العلماء صدر افاضل مراد آبادی

معینِ اہل سنت ناشر احکامِ دین تم ہو
امامِ اہل سنت دین کے جبلِ متین تم ہو
دیوبند کا جگر ہو جس سے شوقِ دہ سبقتیں تم ہو
نعیمِ دین دلتِ ناصرِ شرع میں تم ہو
لقب صدر افاضل آپ نے پایا زمانہ میں
ہو ملجا اہل دین کے اور ماوی اہل ملت کے

فنادم سے تمہارے کامر اعداء دین تم ہو
پناہ اہل دین اور تمام کفر میں تم ہو
دل و جان سے معین دین ختم المرسلین تم ہو
قرار بقرار اہل اور راحت قلب حزبیں تم ہو
سراج بزم عرفاں صاحب علم الیقین تم ہو
امثال خاتم دین اور خاتم کے بیچیں تم ہو
مگر کیا خوف ہوسالک کو جب اسکے معین تم ہو

وہابی دیوبندی قادیانی بچری سارے
مٹایا کفر کو تم نے بجایا دین کا ڈنکا
گذاری علم ساری خدمت دین محمد میں
تمہاری دید ہم سب خادموں کی عید ہے قات
متور آپ سے ہے بزم ایمانی و ایقانی
نہ کیوں اہل زباں فخر الامثال آپ کو مانیں
ہوا گو ہے مخالفت اور ہیں اعدائے دین پے

دُعَا (۳۵)

نہ یا قوت و لعل و گوہر چاہیے
فقط تیری سیدھی نظر چاہیے
مجھے صرف دردِ حیر چاہیے
وہ دل وہ جگر اور وہ سر چاہیے
مجھے تیرے پیسے کا در چاہیے
الہی مجھے وہ مہر چاہیے
خبر کے لئے بے خبر چاہیے
نبی کی غلامی مگر چاہیے

نہ مجھ کو خدا، مال و زر چاہیے
نہ کوئی رسوخ و اثر چاہیے
زمانہ کی خوبی زمانے کو ہے
رہے جس میں عشقِ جلیبِ خدا
کوئی راج چاہے کوئی تخت و تاج
بتے جس میں تقدیر بگڑی ہوئی
ہیں دنیا میں لاکھوں بشر پر وہاں
خزانے سے رب کے جو چاہو سولو

دعا میں تو سالک بہت ہیں مگر

اثر کے لئے چشم تر چاہیے

شاہزادی اسلام مالکہ دارالسلام حضرت فاطمہ ہرارضی رضی اللہ عنہا کا نکاح

ہے یہ قصہ فاطمہ کے عقد کا
اور تھی بائیس سال عمر علی

گوششِ دل سے مومنوں سن لو ذرا
پندرہ سالہ نبی کی لاڈلی

مصطفیٰ نے مرحبا ابلاً کہا
دوسرا سن ہجرت شاہ عرب
نظر کے وقت آئیں سارے خاص عام
کوچہ و بازار میں غل ساچھا
آج ہے اس نیک اختر کا نکاح
آج ہے بے ماں کی بچی کا نکاح
مسجد نبوی میں مجمع ہو گیا
اک طرف عثمان بھی ہیں جلوہ گر
درمیاں میں احمد و مختار ہیں
حیدر کدرا شاہ کلافتی
یا کہ قدسی آگئے ہیں فرش پر
سید الکوینین نے خطبہ پڑھا
عقد زہرا کا علی سے کر دیا
وزن جس کا ڈبڑھ سو تولہ ہوا
ماسوا اس کے نہ تھا کوئی طعام
اور ہر اک نے مبارکباد دی
والدہ کی یاد میں رونے لگیں
اور شربایا شہ ابرار نے
میکہ و مسال میں اعلیٰ ہو تم
اور شوہر اولیاء کے پیشوا
تب علی کے گھوڑے اک عوت ہوئی
کچھ پنیر اور تھوڑے خرمے بیگیاں
اور یہ دعوت سنتِ اسلام ہے

عقد کا پیغام حیدر نے دیا
پیر کا دن سترہ ماہ رجب
پھر مدینہ میں ہوا اعلان عام
اس خبر سے شور برپا ہو گیا
آج ہے مولے کی دختر کا نکاح
آج ہے اس پاک و سچی کا نکاح
خیر سے جب وقت آیا نظر کا
ایک جانب ہیں ابو بکرؓ و عمرؓ
ہر طرف اصحاب اور انصار ہیں
سامنے نوشتہ علی مرتضیٰ
آج گویا عرش آیا ہے اتر
جمع جب یہ سارا مجمع ہو گیا
جب ہوئے خطبے سے فارغ مصطفیٰ
چار سو مشقال چاندی ہر تھا
بعد میں خرمے لٹائے لاکلام
ان کے حق میں پھر دعائے خیر کی
گھبر سے رخصت جس گھڑی ہر ہوئیں
دی سستی احمد مختار نے
فاطمہ ہر طرح سے بالا ہو تم
باپ تمہارے امام الانبیاء
ماہ ذی الحجہ میں جب رخصت ہوئی
جس میں تھیں دس سیر جو کی وٹیاں
اس ضیافت کا ولیمہ نام ہے

سب کو اُن کی راہ چلنا چاہیے اور بُری رسموں سے بچنا چاہیے

جہیز

فاطمہ زہرا کا جس دن عقد تھا
ایک چادر ستّرہ پیوند کی
ایک توشک جس کا چمڑے کا غلاف
جس کے اندر اُون نہ ریشم رُوئی
ایک چمکی پینے کے واسطے
ایک لکڑی کا پیالہ ساتھ میں
اور گلے میں ہار ہاتھی دانت کا
شاہ زادی سیداکونین کی
واسطے جن کے بنے دونوں جہاں
اس جہیز پاک پر لاکھوں سلام

سُن لو ان کے ساتھ کیا کیا نقد تھا
مصطفیٰ نے اپنی دُختر کو جو دی
ایک تکیہ ایک ایسا ہی لحاف
بلکہ اس میں چھال خرّمے کی بھری
ایک مشکیزہ تھاپانی کے لئے
نقرئی کنگن کی جوڑی ہاتھ میں
ایک جوڑا بھی کھڑاؤں کا دیا
بے سواری ہی علی کے گھر گئی
اُن کے گھر تھیں سدھی سادی دیاں
صاحب لولاک پر لاکھوں سلام

شاہزادی کونین کی زندگی پاک

آئیں جب خاتونِ جنت اپنے گھر
کام سے کپڑے بھی کالے پڑ گئے
ذی خیر زہرا کو اس اللہ نے
ایک لونڈی بھی اگر ہم کو ملے
سُن کے زہرا آئیں صدیقہ کے گھر
پر نہ تھے دو لشکرہ میں شاہ دیں

پڑ گئے سب کام ان کی ذات پر
ہاتھ میں چمکی سے چھالے پڑ گئے
بانٹے ہیں قیدی رسول اللہ نے
اس مصیبت سے تمہیں راحت ملے
تاکہ دیکھیں ہاتھ کے پھالے پر
والدہ سے عرض کر کے آگئیں

گھر میں جب آئے حبیب کبریا
فاطمہ چھالے دکھنے آئی تھیں
آپ کو گھر میں نہ پایا شاہِ دیں
ایک خادم آپ اگر ان کو بھی دیں
سُن لیا سب کچھ رسولِ پاک نے
شب کو آئے مصطفیٰ زہرہ کے گھر
ہیں یہ خادم ان بتیموں کے لئے
تم یہ سایہ ہے رسول اللہ کا
ہم تمہیں تَبِیحِ اک الیسی بتائیں
اولاً سُبْحان ۳۴ بار ہو
اور ۳۴ بار ہو تکبیر بھی
پڑھ لیا کرنا سے ہر صبح و شام
خلد کی تخت راضی ہو گئیں

والدہ نے ماجرا سارا کہا
گھر کی تکلیفیں سنانے آئی تھیں
مجھ سے سب دکھ درد اپنا کہہ گئیں
چکی اور چولھے کے وہ دکھ سے بچیں
کچھ نہ فرمایا شہِ لولاک نے
اور کہا دختر سے اے جانِ پدر
باپ جن کے جنگ میں ما سے گئے
آسرا رکھو فقط اللہ کا
آپ جس سے خادموں کو بھول جائیں
اور پھر الحمد اتنی ہی پڑھو
تا کہ سنتو ہو جائیں یہ بل کر بھی
ورد میں رکھنا سے اپنے دِام
سُن کے یہ گفتار خوش خوش ہو گئیں

سالک ان کی راہ جو کوئی چلے
دین و دنیا کی مِصِبت سے بچے

مُناجَات

کہاں ہو یا رسول اللہ کہاں ہو؟
گدا بن کر میں ڈھونڈوں تم کو در در
اگر میں خواب میں دیدار پاؤں!
تمنا ہے تمہارے دیکھنے کی
بسودل میں سما جاؤ نظر میں
مری آنکھوں سے کیوں ایسے تہاں ہو
مرے آقا مجھے چھوڑا ہے کس پر
لیٹ قدموں سے بس تیراں جاؤں
نہیں ہے اس سے بڑھ کر کوئی نیکی
ذرا آ جاؤ اس دیرانہ گھر میں

بنا دو میرے سینہ کو مدینہ
 چھپڑا لو غیر سے اپنا بناؤ
 مری جگر ہی ہوئی حالت بنا دو
 تمہارے سینکڑوں ہم سے گدا ہیں
 نکالو جسِ غم سے یہ سینہ
 میں سب اچھوں کے بد کو تم بھاؤ
 مری سوئی ہوئی قسمت جگا دو
 ہمارے آپ ہی اک آسرا ہیں
 دے آرام مجھ گندے بشر کو
 کھٹن منزل تمہارا ہے بھروسہ
 رہے پردہ مرا محبوبِ داور
 مگر اُن کا ہوں وہ ہیں میرے مالک
 کھلیں جب روزِ محشر میرے دفتر
 میں بے زربے ہتر بے پرہوں سالک

عرضِ گدا جوقتے وداع

تیسرے حج پر مدینہ منورہ سے رخصتِ وقتِ عرضِ کیگئی

الوداع اے سبز گنبد کے کہیں
 الوداع اے مظہرِ ذاتِ خدا
 الوداع اے شہرِ پاکِ مصطفیٰ
 جارہا ہے اب ہمارا قافلہ
 یاد تیری جس گھڑی بھی آئیگی
 اے دلوں کے چین اے پارے نبی
 دُور سے آئے تھے پر دیسی غلام
 آستانہ سے وداع ہوتے ہیں اب
 چشمِ رحمت سے نہ تم کرنا جدا
 اے مدینہ والو تم سب خوش رہو
 الفراق! اے رحمۃ اللعالمین
 الفراق! اے خلق کے مشکل کشا
 الفراق! اے حبیبِ وحیِ خدا
 اے درو دیوارِ شہرِ مصطفیٰ
 ہے یقین دل کو بہت نظرِ بانیگی
 لو غلاموں کا سلامِ آخری
 عرض کرنے کو غلامانہ سلام
 یہ تو فرماؤ کہ بناؤ گے کب؟
 رکھنا اپنے سائے میں ہم کو سدا
 دامنِ محبوب میں پھولو پھیلو

عرض انتی ہے مگر اے دوستو! یاد ہم کو بھی کبھی کر لیجیو
 آحسری دیدار ہے اے زائر و خوب جی بھر کر یہ گنبد دیکھ لو
 کیا خبر ہے خوب دل میں سوچ لو پھر مفرد میں ہو آنا یا نہ ہو
 یہ کوئی دم میں چھپا جاتا ہے اب فاصلہ کو سول ہوا جاتا ہے اب
 پھر کہاں تم اور کہاں یہ دوستو دیدار حشر کو غنیمت جان لو!

ہے دعا سالک کی اے بارِ خدا
 زندگی میں پھر مدینہ دے دکھا

مختلف اشعار

اے کریم ازما جفا از تودف انے رحیم از ما خطا از تو عطا
 کارِ ما بدکاری و شرمندگی کارِ تو ستاری و بخشندگی

الہی بہ عصیاں شدم درو حل بہ جرمم گرفتہ بہ عفو ت بہ ہل

شدم تیدی بہ جرم و بے حیائی ربانی پیار رسول اللہ ربانی
 رہا کر دی غزالے راز داسے عطا کن زیں بلا مارا ربانی

وا حسرتنا

اہل سنت بہر قوالی و عرس دیوبندی بہ تصنیفات و درس
 خیر سنی بر قبور و خانقاہ خیر نجدی بر علوم و درس گاہ!



قصیدہ در شانِ غوثِ پاک

غوثِ اعظم دستگیر بے کساں
 غوثِ اعظم بیکسیوں کے ادرس
 غوثِ اعظم گلشنِ زہرا کے پھول
 غوثِ اعظم طووتوں کے ناخدا
 غوثِ اعظم واقفِ اسرارِ ہو
 غوثِ اعظم شاہِ بازِ لامکاں
 غوثِ اعظم صاحبِ یوانِ تخت
 غوثِ اعظم منتقیِ ہر آن میں
 غوثِ اعظم کی نگاہِ لطف سے
 غوثِ اعظم رہنمائے گمراہاں
 غوثِ اعظم خلق کے فریادرس
 غوثِ اعظم قرۃ عینِ رسول
 غوثِ اعظم محیِ دینِ مصطفیٰ
 غوثِ اعظم سرِ قدرتِ مومبو
 جن کی نظروں میں زمین و آسمان
 جس نے چورں کو بنا یا قطبِ وقت
 چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں
 نکلے بارہ سال ڈوبے ہوئے

غوثِ اعظم اب مدد کی بار ہے
 سالکِ خستہ نجیب و زار ہے

تزمیم شدہ شعر

غوثِ اعظم درمیانِ اولیاء
 چوں جنابِ مصطفیٰ در انبیاء

نظم !

جب حضرت حکیم الامت گجرات نشر امین لائے تو گجرات میں
 بہت جہالت کی رسمیں قائم اور وہاں بیت عروج پر تھی۔ آپ کی تبلیغ کی
 برکت سے جہاں گجرات کا علاقہ علم و عرفان کا گوارہ بنا وہاں وہاں بیت
 کے زور ٹوٹنے کے ساتھ ساتھ جاہلانہ رسموں کی بھی سخت مخالفت ہوئی۔
 اور بہت سے لوگ شادی بیاہ کی فضول اور خلاف شرع رسومات سے
 تائب ہوئے۔ لالہ فضل مرحوم پگانوالہ آپ ہی کے درس قرآن سے
 متاثر ہو کر برادری کی بری رسومات کے خلاف عملی جہاد میں مشغول ہوئے۔
 سب برادری کو ناراض کر کے اللہ رسول کو راضی کیا اور اپنی پہلی بیٹی نحت جگر
 کی شادی ایسی سادگی سے کی کہ دور صحابہ یاد آ گیا۔ اور ایسی لذت آئی کہ
 کئی مسلمانوں نے ان کی پیروی کی اسی پر نور شاہی کا نقشہ خود حکیم ام
 نے بصورتِ نظم کھینچا ہے :

مبارک فضل بھائی کو عجب ہی نور چھپایا ہے !
 شب اسرا کے دو لہانے انہیں دوٹھا بتایا ہے
 جگایا تم نے عزت کو مٹایا تم نے بدعت کو
 لہذا سو شہیدوں کا اجر و ثواب پایا ہے
 کیا ناراض سب کو اور راضی کر لیا رب کو
 غرض کہ اس تجارت میں نفع کافی کمایا ہے
 رسول اللہ تم سے خوش ہیں اور اللہ بھی راضی

عمل سے تم نے اُمت کو سبق اچھا پڑھایا ہے
 یہ شادی خانہ آبادی مُبارک ہو مبارک ہو
 کہ اس شادی میں حضرت فاطمہ زہرا کا سایہ ہے
 وہ آگے نعت خوانی اور درودِ پاک کی کثرت
 خدا مصطفیٰ کے ذکر سے شیطان بھگایا ہے
 یہ آوازیں یقیناً سبز گنبد میں بھی پہنچی ہیں
 احادیثِ نبوی نے ہم کو یہ مژدہ سنایا ہے
 جہیزِ مختصر سے فاطمہ کی یاد تازہ کی
 ولیمہ کی ضیافت میں عجب ہی لطف آیا ہے

دعا سالک کی یہ ہے فضلِ پرِ فضلِ الہی ہو؟
 ہے یہ درسِ قائمِ جس سے سب نے فیض پایا ہے



بکتابت سیدنا فضل شاہ انور قلمکار
 تجرات
 ۲/۱۵